ارشاد باری تعالیٰ

اِنَّمَا التَّوۡبَۃُ عَلَی اللّٰہِ لِلَّذِیۡنَ یَعۡمَلُوۡنَ السُّوۡٓءَ بِجَہَالَۃٍ ثُمَّ یَتُوۡبُوۡنَ مِنۡ قَرِیۡبٍ فَاُولٰٓئِکَ یَتُوۡبُ اللّٰہُ عَلَیۡہِمۡ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَلِیۡمًا حَکِیۡمًا ○ (النساء:18)

ترجمہ: یقیناً اللہ پر اُنہیں لوگوں کی توبہ قبول کرنا فرض ہے جو (اپنی) حماقت سے بُرائی کے مرتکب ہوتے ہیں پھر جلد توبہ کر لیتے ہیں۔ پس یہی لوگ ہیں جن پر اللہ توبہ قبول کرتے ہوئے جھکتا ہے اور اللہ دائمی علم رکھنے والا (اور) حکمت والا ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 69

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 26

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

3/ذوالقعدہ 1441 ہجری قمری • 25/احسان 1399 ہجری شمسی • 25/جون 2020ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 19/جون 2020 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

طالب ہدایت سمجھ لے کہ موجودہ حالتوں میں چودھویں صدی کے مجدد کا یہ کام ہے کہ کسرِ صلیب کرے کیونکہ صلیبی فتنہ خطرناک پھیلا ہوا ہے

ہماری توجہ ان لوگوں کی طرف ہے جن کو حق کی پیاس ہے لیکن جو حق کی تلاش ہی نہیں چاہتے، جن کی طبیعتیں معکوس ہیں وہ ہم سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟

یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے، وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

چودھویں صدی کے مجدّد کا کام

فرمایا: ’’عیسائیوں کا فتنہ اُمُّ الۡفِتَن ہے اس لیے چودھویں صدی کے مجدد کا کام یَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ ہے۔ پھر جو علامت اُس پر صادق آئی، اس لئے چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود قرار پایا۔ کیونکہ احادیث سے مسیح موعود کا کام یَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ ثابت ہوتا ہے۔ اب جب کہ ہمارے مخالفوں کو بھی ماننا پڑتا ہے کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کام یَکۡسِرُ الصَّلِیۡبَ ہی ہونا چاہئے، کیونکہ اس کے سامنے یہی مصیبت ہے، پھر انکار کیلئے کون سی گنجائش ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی کا مجدّد نہ ہوگا۔ ہماری توجہ ان لوگوں کی طرف ہے جن کو حق کی پیاس ہے لیکن جو حق کی تلاش ہی نہیں چاہتے، جن کی طبیعتیں معکوس ہیں وہ ہم سے کیا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں؟ یاد رکھو ہدایت تو اُن کو ہوتی ہے جو تعصب سے کام نہیں لیتے۔ وہ لوگ فائدہ نہیں اُٹھاتے جو تدبر نہیں کرتے۔ پس طالب ہدایت سمجھ لے کہ موجودہ حالتوں میں چودھویں صدی کے مجدد کا یہ کام ہے کہ کسرِ صلیب کرے کیونکہ صلیبی فتنہ خطرناک پھیلا ہوا ہے۔ اسلام ایسا دین تھا کہ اگر ایک بھی اس سے مرتد ہو جاتا تھا تو قیامت برپا ہو جاتی تھی لیکن اب کس قدر افسوس ہے کہ مرتد ہونے والوں کی تعداد لاکھوں تک پہنچ گئی ہے اور وہ لوگ جو مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہوئے تھے، اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کامل انسان کی نسبت جس کی پاک باطنی کی کوئی نظیر دنیا میں موجود نہیں، قسم قسم کے دل آزار بہتان لگا رہے ہیں کہ کروڑوں کتابیں اس سید المعصومین کی تکذیب میں اُس گروہ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ بہت سے مستقل ہفتہ وار اور ماہوار اخبار اور رسالے اس غرض کیلئے جاری کر رکھے ہیں۔ پھر کیا ایسی حالت میں خدا تعالیٰ کوئی مجدد نہ بھیجتا؟ اور پھر اگر کوئی مجدد آتا تو تم ہی خدا کے واسطے سوچ کر بتاؤ کہ کیا اس کا کام یہ ہونا چاہیے کہ وہ رفع یدین کے جھگڑے کرے یا آمین بالجہر پر لڑتا پھرے۔

غور تو کرو جو مرض وبا کی طرح پھیل رہا ہے طبیب اس کا علاج کرے گا نہ کسی اور مرض کا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی حد ہو چکی...... آج یہ حال ہو گیا ہے کہ توہین کی کتابیں پڑھتے اور سنتے ہیں غیرت نہیں آتی اور اتنا نہیں ہو سکتا کہ اُن سے نفرت ہی کریں بلکہ اُلٹا جو شخص خدا نے خاص اس فتنہ کی اصلاح کیلئے بھیجا ہے اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور جلال کیلئے خاص قسم کی غیرت لے کر آیا ہے اُس کی مخالفت کرتے ہیں اور اُس پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہی ان لوگوں کو بصیرت کی آنکھ دے۔ آمین‘‘

آنحضرتؐ کی تائید و نصرت کے متعلق ایک عظیم الشان پیشگوئی

فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ایک سورۃ بھیج کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قدر اور مرتبہ ظاہر کیا ہے اور وہ سورۃ ہے اَلَمۡ تَرَ کَیۡفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصۡحٰبِ الۡفِیۡلِ (الفیل:2) یہ سورۃ اس حالت کی ہے کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم مصائب اور دُکھ اُٹھا رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اس حالت میں آپؐ کو تسلی دیتا ہے کہ مَیں تیرا مؤید و ناصر ہوں۔

اس میں ایک عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے ربّ نے اصحاب الفیل کے ساتھ کیا کیا؟ یعنی اُن کا مکر اُلٹا کر اُن پر ہی مارا اور چھوٹے چھوٹے جانور اُن کے مارنے کیلئے بھیج دیئے۔ ان جانوروں کے ہاتھوں میں کوئی بندوقیں نہ تھیں بلکہ مٹی تھی۔ سجیل بھیگی ہوئی ہوئی مٹی کو کہتے ہیں۔ اس سورۃ شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خانہ کعبہ قرار دیا ہے اور اصحاب الفیل کے واقعہ کو پیش کر کے آپؐ کی کامیابی اور تائید اور نصرت کی پیشگوئی کی ہے۔

یعنی آپ کی ساری کارروائی کو برباد کرنے کیلئے جو سامان کرتے ہیں اور جو تدابیر عمل میں لاتے ہیں ان کے تباہ کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ ان کی ہی تدبیروں کو اور کوششوں کو اُلٹا کر دیتا ہے۔ کسی بڑے سامان کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے ہاتھی والوں کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہوگا تب ہی اللہ تعالیٰ اُن کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کے سامان کر دیتا ہے۔

پادریوں کا اُصول یہی ہے۔ اُن کی چھاتی پر اسلام ہی پتھر ہے ورنہ باقی تمام مذاہب اُن کے نزدیک نامَرد ہیں۔ ہندو بھی عیسائی ہو کر اسلام کے ہی رَدّ میں کتابیں لکھتے ہیں۔ رامچندر اور ٹھاکر داس نے اسلام کی تردید میں اپنا سارا زور لگا کر کتابیں لکھی ہیں۔ بات یہ ہے کہ اُن کا کانشنس کہتا ہے کہ اُن کی ہلاکت اسلام ہی سے ہے۔ طبعی طور پر خوف ان کا ہی پڑتا ہے جن کے ذریعہ ہلاکت ہوتی ہے۔ ایک مُرغی کا بچہ بلی کو دیکھتے ہی چلّانے لگتا ہے۔ اسی طرح پر مختلف مذاہب کے پیرو عموماً اور پادری خصوصاً جو اسلام کی تردید میں زور لگا رہے ہیں یہ اسی لئے ہے کہ اُن کو یقین ہے۔ اندر ہی اندر اُن کا دل اُن کو بتاتا ہے کہ اسلام ہی ایک مذہب ہے جو ملل باطلہ کو پیس ڈالے گا۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 158 تا 160، مطبوعہ 2018 قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

الفضل کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا، کافی عرصہ تک حضرت مصلح موعودؓ اسے اپنے ذاتی خرچ سے شائع فرماتے رہے

اسکے اجراء کے وقت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک زمین پیش فرمائی اور میری والدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے دو زیور پیش کیے

قارئین الفضل حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا کو اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں

’’اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے
اُسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہئے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے‘‘

روزنامہ الفضل آن لائن کے اجرا پر سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خصوصی پیغام

پیارے قارئین !

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمدللہ کہ روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی انتظامیہ کو اخلاص و وفا اور محنت کے ساتھ اسے بہترین رنگ میں شائع کرنے کی توفیق دے اور اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

مجھ سے اس موقع پر پیغام بھجوانے کی درخواست کی گئی ہے۔ میرا پیغام یہ ہے کہ یہ دور سائنسی ترقی کا دور ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جدید دور کی سہولیات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روزنامہ الفضل لندن کے آن لائن ایڈیشن کا اجراء کیا جا رہا ہے جو بذریعہ انٹرنیٹ دنیا بھر میں کسی بھی جگہ ہر وقت بڑی آسانی کے ساتھ دستیاب ہوا کرے گا۔ یہ جماعت کا اہم اخبار ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے احمدیت کی تعلیمات پیش کی جائیں گی۔ خلیفۂ وقت کے خطبات اور خطابات بھی شائع ہوا کریں گے اور اس کے ذریعہ احبابِ جماعت کے اندر خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق مزید تقویت پائے گا۔ اسی طرح اس میں مختلف ممالک سے جماعتی ترقی اور اہم تقریبات کی رپورٹس وغیرہ بھی شامل ہوا کریں گی۔ اس کے ذریعہ قارئین کو تاریخ احمدیت اور جماعتی عقائد سے آگاہ کیا جائے گا۔ یہ دینی معلومات میں اضافہ کا باعث ہوگا اور دینی اور روحانی تربیت کے سامانوں سے آراستہ ہوگا۔ پس یہ اخبار ان شاء اللہ بہت مفید معلومات کا مجموعہ ہوگا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ مختلف مواقع پر احبابِ جماعت کو الفضل کے مطالعہ کی تحریک فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ فرمایا کہ الفضل جماعت کا اخبار ہے لوگ وہ نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ اس میں کون سی نئی چیز ہوتی ہے، وہی پرانی باتیں ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ جن کے بارے میں خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ کو بتایا تھا کہ وہ علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا، وہ فرماتے ہیں کہ شاید ایسے پڑھے لکھوں کو یا جو اپنے زعم میں پڑھا لکھا سمجھتے تھے کوئی نئی بات الفضل میں نظر نہ آتی ہو اور وہ شاید مجھ سے زیادہ علم رکھتے ہوں لیکن مجھے تو الفضل میں کوئی نہ کوئی نئی بات ہمیشہ نظر آ جایا کرتی ہے۔

(الفضل انٹرنیشنل، 25/دسمبر 2009ء)

اسی طرح ایک اَور بار فرمایا:

’’اخبار قوم کی زندگی کی علامت ہوتا ہے۔ جو قوم زندہ رہنا چاہتی ہے اسے اخبار کو زندہ رکھنا چاہیے اور اپنے اخبار کے مطالعہ کی عادت ڈالنی چاہئے۔‘‘ (الفضل، 31/دسمبر 1954ء)

اسی طرح ایک اَور جگہ فرماتے ہیں:

’’اب میں تحریک کرتا ہوں کہ ہمارے دوست اخبارات کو خریدیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ اس زمانہ میں اخبارات قوموں کی زندگی کی علامت ہیں کیونکہ ان کے بغیر ان میں زندگی کی روح نہیں پھونکی جاسکتی۔‘‘ (انوار العلوم، جلد 4، صفحہ 142)

احبابِ جماعت الفضل کے نام سے خوب مانوس ہیں اور سب کو اس سے محبت ہے۔ الفضل حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الثانی، المصلح الموعود) نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے دور مبارک میں قادیان سے جاری فرمایا تھا۔ اس کا آغاز بڑی قربانیوں سے ہوا۔ کافی عرصہ تک حضرت مصلح موعودؓ اسے اپنے ذاتی خرچ سے شائع فرماتے رہے۔ اسکے اجراء کے وقت حضرت اماں جان رضی اللہ عنہا نے ایک زمین پیش فرمائی اور میری والدہ حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ نے دو زیور پیش کیے۔ پس قارئین الفضل حضرت اماں جان رضی اللہ عنہ کو اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی پیاری بیٹی اور میری والدہ کو بھی الفضل پڑھتے وقت دعاؤں میں یاد رکھیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اس کے پہلے پرچہ میں اخبار کے مقاصد تحریر فرماتے ہوئے یہ دعائیہ فقرے بھی تحریر فرمائے کہ

’’اے میرے مولا ...... لوگوں کے دلوں میں الہام کر کہ وہ الفضل سے فائدہ اٹھائیں اور اسکے فیض کو لاکھوں نہیں کروڑوں پر وسیع کر اور آئندہ آنے والی نسلوں کیلئے بھی اسے مفید بنا۔ اس کے سبب سے بہت سی جانوں کو ہدایت ہو۔‘‘ (الفضل، 18/جون 1913ء، صفحہ 3)

میری بھی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ رضی اللہ عنہ کی دعائیں قبول فرمائے اور الفضل ہمیشہ ترقی کی نئی سے نئی منازل طے کرتا چلا جائے اور یہ بھی خلیفۂ وقت کیلئے ایک حقیقی سلطانِ نصیر کا کردار ادا کرنے والا بنے۔ آمین۔

والسلام

خاکسار

(دستخط) مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

وہ مسیح و مہدی جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے بھیجا تھا

اس کے مشن کو پورا کرنے کیلئے آپ لوگوں نے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں، پس یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو آپ نے اپنے اُوپر لی ہے

اور اس ذمہ داری کو سنبھالنا اور اس پر احسن رنگ میں عمل کرنا، اس کے اچھے نتائج پیدا کرنا یہ ایک بہت بڑا کام ہے جو آپ کے ذمے ہے

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع سالانہ تقریبِ تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ کینیڈا، جرمنی اور برطانیہ 2019)

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

سعدؓ نے کہا میری قوم سے کہنا کہ اگر تم میں زندگی کا دم ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر نہیں ہوگا

آنحضرت ﷺ نے فرمایا صُہَیب! تمہارا یہ سودا سب پہلے سودوں سے نفع مند رہا
یعنی پہلے اسباب کے مقابلہ میں تم روپیہ حاصل کیا کرتے تھے مگر اب روپیہ کے مقابلہ میں تم نے ایمان حاصل کر لیا

حضرت عمرؓ حضرت صُہَیبؓ سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کے بارے میں اعلیٰ گمان رکھتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو آپؓ نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ صُہَیبؓ پڑھائیں گے اور تین روز تک مسلمانوں کی امامت کروائیں گے یہاں تک کہ اہل شوریٰ اس پر متفق ہو جائیں جس نے خلیفہ بننا ہے

اللہ تعالیٰ سعدؓ پر رحم فرمائے، وہ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ رہا

آنحضرت ﷺ کے عظیم المرتبت بدری صحابہ حضرت صہیب بن سنان اور حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ عنہما کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ

حق یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی ہو جیسی آپؐ نے کی ہے

حقیقت یہ ہے کہ عورت کی آزادی اور حقوق دلوانے کی حقیقی تعلیم اسلام کی ہی ہے

دنیا کے موجودہ حالات کے پیشِ نظر حکومتوں کو انصاف کے ساتھ نظام چلانے اور عوام کو جائز طریق پر اپنے مطالبات پیش کرنے کی نصیحت

حکومتِ پاکستان کو ملّاں کے خوف سے احمدیوں پر ظلم اور سختیاں بڑھانے کی بجائے انصاف کے دامن کو ہاتھ میں لیتے ہوئے حکومت چلانے کی تنبیہ

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 5/جون 2020ء بمطابق 5/احسان 1399 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے) یو.کے

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-
اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-
صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج مَیں پھر صحابہؓ کا، بدری صحابہؓ کا ذکر کروں گا۔ ان میں سے جن کا ذکر ہے ان کا نام حضرت صُہَیب بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ حضرت صُہَیب کے والد کا نام سِنان بن مالک اور والدہ کا نام سلمٰی بنت قَعِید تھا۔ حضرت صُہَیب کا وطن موصل تھا۔ حضرت صُہَیب کے والد یا چچا کسریٰ کی طرف سے اُبُلّہ کے عامل تھے۔ اُبُلّہ دَجلہ کے کنارے ایک شہر ہے جو بعد میں بَصرہ کہلایا۔ رومیوں نے اس علاقے پر حملہ کیا تو انہوں نے حضرت صُہَیب کو قیدی بنا لیا جبکہ وہ ابھی کم عمر تھے۔ ابوالقاسم مغربی کے مطابق حضرت صُہَیبؓ کا نام عُمیرہ تھا، رومیوں نے صُہَیب نام رکھ دیا۔ (الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 169-170 صُہَیب بن سنان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2017ء) (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 4 صفحہ 33-34 صُہَیب بن سنان، دار الفکر بیروت 2001ء) (معجم البلدان جلد 1 صفحہ 99 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت)

حضرت صُہَیب کا رنگ نہایت سرخ تھا۔ قد نہ لمبا تھا اور نہ ہی چھوٹا اور سر پر گھنے بال تھے۔
(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 41 صُہَیب بن سنان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2016ء)

حضرت صُہَیبؓ نے رومیوں میں پرورش پائی۔ ان کی زبان میں لکنت تھی۔ کَلب نے انہیں رومیوں سے خرید لیا (یہ ایک اَور شخص تھا) اور انہیں لے کر مکہ آ گیا۔ پھر عبداللہ بن جُدعان نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ حضرت صُہَیب عبداللہ بن جدعان کی وفات تک اس کے ساتھ مکے میں رہے یہاں تک کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہو گئی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت صُہَیب کی اولاد کہتی ہے کہ حضرت صُہَیب جب عقل و شعور کی عمر کو پہنچے تو روم سے بھاگ کر مکے آ گئے اور عبداللہ بن جدعان کے حلیف بن گئے اور انکی وفات تک ان کے ساتھ رہے۔
(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 170 صُہَیب بن سنان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2017ء)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ ''ایک غلام صُہَیب تھے جو روم سے پکڑے ہوئے آئے تھے۔ یہ عبداللہ بن جُدعان کے غلام تھے جنہوں نے ان کو آزاد کر دیا تھا۔ یہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپؐ کے لیے انہوں نے کئی قسم کی تکالیف اٹھائیں۔''
(تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 443)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات اس ضمن میں بیان فرمائی کہ قرآن کریم میں جو ہے کہ کفار کہتے ہیں کہ یہ قرآن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسروں یا غلاموں کی مدد سے بنا لیا ہے تو اس کا جواب ایک تو یہ ہے کہ یہ غلام تو مسلمان ہونے کی وجہ سے مصائب اور ظلموں کا نشانہ بنے تو کیا انہوں نے یعنی ان غلاموں نے ان تکلیفوں کو اپنے اوپر وارد کرنے کے لیے، سہیڑنے کے لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد کی تھی اور پھر نہ صرف یہ کہ چھپ کے مدد کی یہ ظاہر بھی ہوا اور پھر نہایت ثابت قدمی سے مصائب اور ظلم برداشت بھی کیے تو اس بات کو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمایا کہ یہ انتہائی بودا اعتراض ہے۔ یہ تو ان مومنین کا، ان لوگوں کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے خدا تعالیٰ اور اس کے رسول پر ایمان تھا جس نے انہیں ثابت قدم رکھا اور انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام سیکھا اور اللہ تعالیٰ کی وحی پر ایمان لائے تو بہر حال اس ضمن میں یہ بیان تھا۔
(ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 441 تا 443)

حضرت عمار بن یاسرؓ کہتے ہیں کہ میں صُہَیبؓ سے دارِ ارقم کے دروازے پر ملا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے۔ میں نے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے؟ صُہَیبؓ نے مجھ سے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ میں نے کہا میں یہ چاہتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں اور آپؐ کا کلام سنوں۔ حضرت صُہَیبؓ نے کہا کہ مَیں بھی یہی چاہتا ہوں۔ حضرت عمارؓ کہتے ہیں کہ پھر ہم دونوں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ نے ہمارے سامنے اسلام پیش کیا جس پر ہم نے اسلام قبول کر لیا۔ ہم سارا دن وہیں ٹھہرے رہے یہاں تک کہ ہم نے شام کی۔ پھر ہم وہاں سے چھپتے ہوئے نکلے۔ حضرت عمارؓ اور حضرت صُہَیبؓ نے تیس سے زائد افراد کے بعد اسلام قبول کیا تھا۔
(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 171 صُہَیب بن سنان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2017ء)

حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام لانے میں سبقت رکھنے والے چار ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ مَیں عرب میں سبقت رکھنے والا ہوں۔ صُہَیبؓ روم میں سبقت رکھنے والا ہے۔ سلمانؓ اہلِ فارس میں سبقت رکھنے والا ہے۔ اور بلالؓ حبش میں سبقت رکھنے والا ہے۔
(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 39 صُہَیب بن سنان، دار الکتب العلمیہ بیروت 2016ء)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ سب سے پہلے جنہوں نے اپنے اسلام کا اعلان فرمایا وہ سات ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، آپؐ پر شریعت اتری تھی اور ابوبکرؓ اور عمارؓ اور ان کی والدہ سمیہؓ اور صُہَیبؓ اور بلالؓ اور مقدادؓ۔ پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے چچا ابو طالب کے ذریعہ محفوظ رکھا اور ابوبکر کو اللہ تعالیٰ نے ان کی قوم کے ذریعہ سے محفوظ رکھا۔ اس بارے میں گزشتہ خطبے میں مَیں وضاحت کر چکا ہوں

کہ یہ راوی کا خیال ہے ورنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی ان ظلموں کا نشانہ بننا پڑا تھا۔ گو شروع میں کچھ بچت ہوئی لیکن پھر بننا پڑا۔ بہرحال راوی کہتا ہے کہ باقیوں کو مشرکوں نے پکڑ لیا اور لوہے کی زرہیں پہنائیں اور انہیں دھوپ میں جلاتے تھے۔ پس ان میں سے کوئی بھی ایسا نہ تھا جس نے ان کے ساتھ جس بات پر وہ چاہتے تھے موافقت نہ کر لی ہو سوائے بلالؓ کے کیونکہ ان پر اپنا نفس اللہ کی خاطر بے حیثیت ہو گیا تھا اور وہ اپنی قوم کے لیے بھی بے حیثیت تھے۔ وہ ان کو پکڑتے اور لڑکوں کے سپرد کر دیتے اور انہیں مکے کی گھاٹیوں میں گھماتے پھرتے اور بلالؓ اَحد، اَحد کہتے جاتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب فضل سلمان وابی ذر و مقداد، حدیث نمبر 150)

بہرحال سختیاں تو ان سب نے برداشت کی تھیں جیسا کہ مَیں نے کہا اور ہر ایک نے اپنے ایمان پر ثابت قدمی کا اظہار کیا لیکن بہرحال حضرت بلالؓ کے بارے میں جو روایت ہے وہ یہی ہے کہ آپؓ کو بہت زیادہ ظلموں کا نشانہ بنایا گیا۔

پھر بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت صُہَیبؓ ان مومنین میں سے تھے جنہیں کمزور سمجھا جاتا تھا اور جنہیں مکے میں اللہ کی راہ میں اذیّت دی جاتی تھی۔ (الطبقات الکبری لابن سعد جلد 3 صفحہ 171 صُہَیب بن سنان، دارالکتب العلمیہ بیروت 2017ء) تکلیفوں سے ان کو بھی بہت زیادہ گزرنا پڑا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمار بن یاسرؓ کو اتنی تکلیف دی جاتی کہ انہیں معلوم نہ ہوتا کہ وہ کیا کر رہے ہیں۔ یہی حالت حضرت صُہَیبؓ، حضرت ابوفائدؓ، حضرت عامر بن فُہَیرہؓ اور دیگر اصحاب کی تھی۔ ان اصحاب کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی کہ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْۢ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جٰهَدُوْا وَصَبَرُوْۤا اِنَّ رَبَّكَ مِنْۢ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ (النحل:111)

(الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 34 صُہَیب بن سنان، دارالفکر بیروت 2001ء)

پھر تیرا رب یقیناً ان لوگوں کو جنہوں نے ہجرت کی بعد اس کے کہ فتنہ میں مبتلا کیے گئے پھر انہوں نے جہاد کیا اور صبر کیا تو یقیناً تیرا رب اس کے بعد بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

ایک روایت کے مطابق مدینے کی طرف ہجرت کرنے والوں میں سے جو سب سے آخر پر آئے وہ حضرت علیؓ اور حضرت صُہَیب بن سنانؓ تھے۔ یہ نصف ربیع الاوّل کا واقعہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قُبا میں قیام پذیر تھے ابھی مدینہ کے لیے روانہ نہیں ہوئے تھے۔

(الطبقات الکبری لابن سعد جلد 3 صفحہ 172 صُہَیب بن سنان، دارالکتب العلمیہ بیروت 2017ء)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت صُہَیبؓ جب ہجرتِ مدینہ کے لیے نکلے تو مشرکین کے ایک گروہ نے آپؓ کا تعاقب کیا تو اپنی سواری سے اترے اور ترکش میں جو کچھ تھا وہ نکال لیا اور کہا اے قریش کے گروہ! تم جانتے ہو کہ میں تمہارے ماہر تیراندازوں میں سے ہوں۔ اللہ کی قسم! تم مجھ تک نہیں پہنچ سکتے جب تک کہ جتنے تیر میرے پاس ہیں وہ سب تمہیں مار نہ لوں۔ پھر مَیں اپنی تلوار سے تمہیں ماروں گا یہاں تک کہ میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہ رہے۔ لہٰذا تم لوگ جو چاہو کرو اگر میرا مال چاہتے ہو تو میں تمہیں اپنے مال کے بارے میں بتا دیتا ہوں کہ میرا مال کہاں ہے اور تم میرا راستہ چھوڑ دو۔ ان لوگوں نے کہا ٹھیک ہے۔ چنانچہ حضرت صُہَیبؓ نے بتا دیا اور جب وہ، حضرت صُہَیبؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس سودے نے ابویحیٰ کو فائدہ پہنچایا۔ سودا نفع مند ہوا۔ راوی کہتے ہیں کہ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (البقرۃ:208)

(الطبقات الکبری لابن سعد جلد 3 صفحہ 171-172 صُہَیب بن سنان، دارالکتب العلمیہ بیروت 2017ء)

اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لیے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت ہی مہربانی کرنے والا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضرت صُہَیب مکہ سے ہجرت کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اس وقت آپؐ قبا میں تھے۔ آپؐ کے ساتھ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ بھی تھے۔ یعنی اس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی تھے۔ اس وقت ان سب کے سامنے تازہ کھجوریں تھیں جو حضرت کلثوم بن ہِدمؓ لائے تھے۔ راستے میں حضرت صُہَیبؓ کو آشوب چشم ہو گیا تھا، آنکھوں کی تکلیف ہو گئی تھی اور انہیں سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ سفر کی وجہ سے تھکان بھی تھی۔ حضرت صُہیبؓ کھجوریں کھانے کے لیے لپکے تو حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہؐ! صُہَیب کی طرف دیکھیں اسے آشوبِ چشم ہے اور وہ کھجوریں کھا رہا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مذاقاً فرمایا کہ تم کھجور کھا رہے ہو جبکہ تمہیں آشوبِ چشم ہے۔ آنکھیں سوجی ہوئی ہیں، بہ رہی ہیں۔ حضرت صُہَیبؓ نے عرض کیا میں اپنی آنکھ کے اس حصہ سے کھا رہا ہوں جو ٹھیک ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیے۔ پھر حضرت صُہَیبؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے کہا کہ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ ہجرت میں مجھے ساتھ لے کر جائیں گے مگر آپ چلے آئے اور مجھے چھوڑ دیا۔ پھر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپؐ نے مجھے ساتھ لے کر جانے کا وعدہ کیا تھا تاہم آپؐ بھی تشریف لے آئے اور مجھے چھوڑ آئے۔ قریش نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے محبوس کر دیا اور میں نے اپنی جان اور اپنے گھر والوں کو اپنے مال کے عوض خریدا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سودا نفع مند ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَآءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ (البقرۃ:208)

اور لوگوں میں سے ایسا بھی ہے جو اپنی جان اللہ کی رضا کے حصول کے لیے بیچ ڈالتا ہے اور اللہ بندوں کے حق میں بہت مہربانی کرنے والا ہے۔ حضرت صُہَیبؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! میں نے ایک مُد، تقریباً آدھا کلو آٹا زادِ راہ کے طور پر لیا تھا۔ اسے میں نے اَبواء مقام پر گوندھا تھا یہاں تک کہ مَیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 172 صُہَیب بن سنان، دارالکتب العلمیہ بیروت 2017ء)

اس سفر میں صرف اتنا کھایا۔ یہی خوراک تھی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بارے میں بیان فرماتے ہیں کہ

’’صُہَیبؓ ایک مالدار آدمی تھے۔ یہ تجارت کرتے تھے اور مکہ کے باحیثیت آدمیوں میں سمجھے جاتے تھے۔ مگر باوجود اس کے کہ وہ مالدار بھی تھے اور آزاد بھی ہو چکے تھے۔‘‘ اب تو غلام نہیں رہے تھے ’’قریش ان کو مار مار کر بیہوش کر دیتے تھے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی طرف ہجرت کر گئے تو آپؐ کے بعد صُہَیبؓ نے بھی چاہا کہ وہ بھی ہجرت کر کے مدینہ چلے جائیں مگر مکہ کے لوگوں نے ان کو روکا اور کہا کہ جو دولت تم نے مکہ میں کمائی ہے تم اسے مکہ سے باہر کس طرح لے جا سکتے ہو؟ ہم تمہیں مکہ سے جانے نہیں دیں گے۔ صُہَیبؓ نے کہا اگر میں یہ سب کی سب دولت چھوڑ دوں تو کیا پھر تم مجھے جانے دو گے؟ وہ اس بات پر رضامند ہو گئے اور آپؓ اپنی ساری دولت مکہ والوں کے سپرد کر کے خالی ہاتھ مدینہ چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپؐ نے فرمایا صُہَیبؓ! تمہارا یہ سودا سب پہلے سودوں سے نفع مند رہا۔ یعنی پہلے اسباب کے مقابلہ میں تم روپیہ حاصل کیا کرتے تھے مگر اب روپیہ کے مقابلہ میں تم نے ایمان حاصل کر لیا۔‘‘

(دیباچہ تفسیر القرآن، انوار العلوم جلد 20 صفحہ 194-195)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صُہَیبؓ کے مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے کے بعد ان کے اور حضرت حارث بن صِمَّہ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ حضرت صُہیبؓ غزوۂ بدر، اُحُد، خندق اور باقی تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک ہوئے۔

(اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 39 صُہَیب بن سنان مکتبہ دارالکتب العلمیہ بیروت 2016ء)

حضرت عائِذ بن عَمروؓ سے روایت ہے کہ حضرت سلمانؓ، حضرت صُہَیبؓ اور حضرت بلالؓ لوگوں میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کے پاس سے ابوسفیان بن حَرب کا گزر ہوا۔ لوگوں نے کہا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی تلواریں ابھی اللہ کے دشمن کی گردن پر نہیں چلیں۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا تم قریش کے سرکردہ اور سردار کے بارے میں ایسا کہتے ہو؟ یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتائی گئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ! شاید تم نے انہیں غصہ دلا دیا ہے۔ اگر تم نے انہیں غصہ دلایا ہے تو تم نے اپنے رب تبارک وتعالیٰ کو غصہ دلایا ہے۔ پس حضرت ابوبکرؓ ان لوگوں کے پاس واپس گئے اور کہا کہ اے ہمارے بھائیو! شاید تم ناراض ہو گئے ہو۔ انہوں نے کہا نہیں اے ابوبکرؓ! اللہ آپؓ سے مغفرت فرمائے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 6 صفحہ 885 حدیث عائذ بن عمرو، عالم الکتب بیروت 1998ء)

حضرت صُہَیبؓ بیان کرتے ہیں کہ جس معرکے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہوئے مَیں اس میں موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی بیعت لی میں اس میں موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی سریہ روانہ فرمایا مَیں اس میں شامل تھا اور آپؐ جس غزوے کے لیے بھی روانہ ہوئے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھا۔ مَیں آپؐ کے دائیں طرف ہوتا یا بائیں طرف۔ لوگ جب سامنے سے خطرہ محسوس کرتے تو میں لوگوں کے آگے ہوتا۔ جب لوگ پیچھے سے خطرہ محسوس کرتے تو میں ان کے پیچھے ہوتا۔ اور میں نے کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمنوں کے اور اپنے درمیان نہیں ہونے دیا یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہو گئی یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ فی تمیز الصحابہ جلد 3 صفحہ 35 صُہَیب بن سنان، دارالفکر بیروت 2001ء)

حضرت صُہَیبؓ بڑھاپے میں لوگوں کو جمع کر کے نہایت لطف کے ساتھ اپنے جنگی کارناموں کے دلچسپ واقعات سنایا کرتے تھے۔ (ماخوذ از سیر الصحابہ جلد 2 صفحہ 268 صُہَیب بن سنان مکتبہ

ارشاد باری تعالیٰ

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ؕ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ (سورۃ البقرہ:287)

ترجمہ: اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے بڑھ کر بوجھ نہیں ڈالتا

اس کیلئے ہے جو اس نے کمایا اور اس کا وبال بھی اسی پر ہے جو اس نے (بدی) کا اکتساب کیا

طالب دُعا: دھانو شیرپا، جماعت احمدیہ دیودمتانگ (سکم)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا (سورۃ البقرہ:287)

ترجمہ: اے ہمارے ربّ ہمارا مواخذہ نہ کر

اگر ہم بھول جائیں یا ہم سے کوئی خطا ہو جائے

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

حضرت صُہَیبؓ کی زبان میں عجمیت تھی یعنی عربوں والی فصاحت نہیں تھی۔ زَید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں حضرت عمرؓ کے ساتھ چلا یہاں تک کہ وہ حضرت صُہَیبؓ کے ایک باغ میں داخل ہوئے جو عالیہ مقام میں تھا۔ حضرت صُہَیبؓ نے جب حضرت عمرؓ کو دیکھا تو کہا یَنَّاس یَنَّاس۔ حضرت عمرؓ کو لگا کہ اَلنَّاس کہہ رہے ہیں تو حضرت عمرؓ نے کہا اسے کیا ہوا ہے؟ یہ لوگوں کو کیوں بلا رہا ہے؟ راوی کہتے ہیں کہ مَیں نے عرض کیا کہ وہ اپنے غلام کو بلا رہے ہیں جس کا نام یُحَنَّس ہے۔ زبان میں گرہ کی وجہ سے وہ اسے ایسا کہہ رہے ہیں۔ اس کے بعد پھر وہاں باتیں ہوئیں تو حضرت عمرؓ نے کہا کہ اے صُہَیبؓ! تین باتوں کے علاوہ میں تم میں کوئی عیب نہیں دیکھتا۔ اگر وہ تم میں نہ ہوتیں تو میں تم پر کسی کو فضیلت نہ دیتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم اپنے آپ کو عرب کی طرف منسوب کرتے ہو جبکہ تمہاری زبان عجمی ہے۔ اور تم اپنی کنیت ابویحییٰ بتاتے ہو جو ایک نبیؑ کا نام ہے۔ اور تم اپنا مال فضول خرچ کرتے ہو۔ حضرت صُہَیبؓ نے جواب میں کہا جہاں تک میرے مال فضول خرچ کرنے کا تعلق ہے تو میں اسے وہیں خرچ کرتا ہوں جہاں خرچ کرنے کا حق ہوتا ہے۔ فضول نہیں کرتا۔ جہاں تک میری کنیت کا تعلق ہے تو وہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابویحییٰ رکھی تھی اور میں اس کو ہرگز ترک نہیں کروں گا۔ اور جہاں تک میرے عرب کی طرف منسوب ہونے کا تعلق ہے تو رومیوں نے مجھے کم سنی میں قیدی بنا لیا تھا اس لیے میں نے ان کی زبان سیکھ لی۔ مَیں قبیلہ نَمِر بن قاسِط سے تعلق رکھتا ہوں۔

حضرت عمرؓ حضرت صُہَیبؓ سے بہت محبت کرتے تھے اور ان کے بارے میں اعلیٰ گمان رکھتے تھے یہاں تک کہ جب حضرت عمرؓ زخمی ہوئے تو آپؓ نے وصیت کی کہ میری نماز جنازہ صُہَیبؓ پڑھائیں گے اور تین روز تک مسلمانوں کی امامت کروائیں گے یہاں تک کہ اہل شوریٰ اُس پر متفق ہو جائیں جس نے خلیفہ بننا ہے۔

حضرت صُہَیبؓ کی وفات ماہ شوال 38 / ہجری میں ہوئی، بعض کے مطابق 39 / ہجری میں وفات ہوئی۔ وفات کے وقت حضرت صُہَیبؓ کی عمر تہتر برس تھی، بعض روایات کے مطابق ستر برس تھی۔ آپؓ مدینہ میں دفن ہوئے۔ (اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 41 صُہَیب بن سنان، دارالکتب العلمیہ بیروت 2016ء)

اگلے صحابی جن کا ذکر ہے وہ حضرت سعد بن ربیعؓ ہیں۔ حضرت سعد بن ربیعؓ کا تعلق انصار کے قبیلہ خزرج کے خاندان بنوحارِث سے تھا۔ آپؓ کے والد کا نام رَبیع بن عَمرو اور والدہ کا نام ھُزَیلہ بنتِ عِنَبہ تھا۔ حضرت سعدؓ کی دو بیویاں تھیں ایک کا نام عَمرہ بنت حزم اور دوسری کا نام حَبِیبَہ بنتِ زَید تھا۔ حضرت سعد بن ربیعؓ کی دو بیٹیاں تھیں۔ ایک بیٹی ام سعد تھیں ایک جگہ انہیں اُمِّ سعید بھی لکھا گیا ہے ان کا اصل نام جمیلہ تھا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 395، جلد 8 صفحہ 303، ام عمارۃ، دارالکتب العلمیہ بیروت 2017ء)(عمدۃ القاری جلد 20 صفحہ 216 داراحیاء التراث العربی بیروت 2003ء)

حضرت سعد بن ربیعؓ زمانہ جاہلیت میں بھی لکھنا پڑھنا جانتے تھے جبکہ بہت کم لوگ یہ جانتے تھے۔ حضرت سعد قبیلہ بنوحارث کے نقیب تھے۔ ان کے ساتھ حضرت عبداللہ بن رَوَاحہؓ بھی اسی قبیلہ کے نقیب تھے۔ حضرت سعدؓ بیعت عَقَبہ اولیٰ اور عَقَبہ ثانیہ میں شامل تھے۔

(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 214 دارالکتب العلمیہ بیروت 2016ء)

ہجرت مدینہ کے وقت آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعدؓ اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ صحیح بخاری میں روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اور سعد بن ربیعؓ کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیا۔ تو سعد بن ربیعؓ نے کہا میں انصار میں سے زیادہ مالدار ہوں۔ سو میں تقسیم کر کے نصف مال آپؓ کو دے دیتا ہوں اور میری دو بیویوں میں سے جو آپؓ پسند کریں میں آپؓ کے لیے اس سے دستبردار ہو جاؤں گا۔ جب اس کی عدت گزر جائے تو اس سے آپؓ نکاح کر لیں۔ یہ سن کر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے حضرت سعدؓ سے کہا کہ مجھے اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تم صرف یہ بتاؤ یہاں کوئی بازار ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ حضرت سعدؓ نے بتایا کہ قینقاع کا بازار ہے۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ یہ معلوم کر کے صبح سویرے وہاں گئے اور پنیر اور گھی لے آئے۔ پھر اسی طرح ہر صبح وہاں بازار میں جاتے رہے۔ ابھی کچھ عرصہ نہ گزرا تھا کہ حضرت عبدالرحمٰنؓ آئے اور ان پر زعفران کا نشان تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا وجہ ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب حاضر ہوئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں پتا تھا کہ ان کی شادی ہو گئی ہے۔ زعفران کا نشان ڈالتے تھے تو مطلب تھا کہ شادی ہو گئی ہے۔ بہرحال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا تم نے شادی کر لی ہے؟ عرض کیا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس سے؟ انہوں نے کہا کہ انصار کی ایک عورت سے تو آپؐ نے فرمایا کتنا مہر دیا ہے۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ ایک گٹھلی کے برابر سونا یا کہا سونے کی گٹھلی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ولیمہ کرو خواہ ایک بکری کا ہی سہی۔ (صحیح بخاری کتاب البیوع باب ما جاء فی قول اللّٰہ عزَّ وجلَّ فاذا قضیت الصلوٰۃ...... حدیث نمبر 2048)

ان کی حیثیت کے مطابق ان کو ولیمہ کی دعوت کی طرف توجہ دلائی۔ حضرت سعد بن ربیعؓ غزوۂ بدر و اُحد میں شامل ہوئے اور غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ غزوۂ احد کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس سعد بن ربیع کی خبر کون لائے گا؟ ایک شخص نے عرض کیا کہ میں۔ چنانچہ وہ مقتولین میں جا کر تلاش کرنے لگے۔ حضرت سعدؓ نے اس شخص کو دیکھ کر کہا تمہارا کیا حال ہے۔ اس نے کہا کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے تا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تمہاری خبر لے کے جاؤں تو حضرت سعدؓ نے کہا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر دینا کہ مجھے نیزے کے بارہ زخم آئے ہیں اور میرے سے لڑنے والے دوزخ میں پہنچ گئے ہیں یعنی جس نے بھی میرے سے لڑائی کی اس کو میں نے مار دیا ہے اور میری قوم کو یہ کہنا کہ ان کے لیے اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی عذر نہیں ہو گا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو جائیں اور تم لوگوں میں سے کوئی ایک بھی زندہ رہا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ جو شخص ان کے پاس گیا تھا وہ حضرت اُبَیّ بن کعبؓ تھے۔ حضرت سعدؓ نے حضرت اُبَیّ بن کعبؓ سے کہا اپنی قوم سے کہنا کہ تم سے سعد بن ربیعؓ کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور ایک اَور روایت بھی ہے کہ اَور جو عہد تم لوگوں نے عَقَبہ کی رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تھا اس کو یاد کرو۔ اللہ کی قسم! اللہ کے حضور تمہارے لیے کوئی عذر نہ ہو گا اگر کفار تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پہنچ گئے اور تم میں سے کوئی ایک آنکھ حرکت کر رہی ہو یعنی کوئی شخص بھی زندہ باقی رہے تو اللہ کے نزدیک یہ کوئی عذر نہیں ہو گا۔ حضرت اُبَیبن کعبؓ بیان کرتے ہیں کہ میں ابھی وہیں تھا یعنی حضرت سعدؓ کے پاس ہی تھے تو حضرت سعد بن ربیعؓ کی وفات ہو گئی۔ اس وقت وہ زخموں سے چور تھے۔ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں واپس حاضر ہوا اور آپؐ کو سب بتا دیا کہ یہ گفتگو ہوئی تھی۔ یہ ان کی حالت ہے اور اس طرح شہید ہو گئے۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے۔ وہ زندگی میں بھی اور موت کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ رہا۔ حضرت سعد بن ربیعؓ اور حضرت خارجہ بن زیدؓ کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد جلد 3 صفحہ 396 دارالکتب العلمیہ بیروت 2017ء)(الاستیعاب جلد 2 صفحہ 157، دارالکتب العلمیہ بیروت 2010ء)(اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 432-433، دارالکتب العلمیہ بیروت 2016ء)

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ حضرت سعدؓ کی شہادت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے اس طرح تحریر فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی میدان میں اتر آئے ہوئے تھے اور شہداء کی نعشوں کی دیکھ بھال شروع تھی۔ جو نظارہ اس وقت، یعنی جب جنگ ختم ہو گئی، مسلمانوں کے سامنے تھا وہ خون کے آنسو رلانے والا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زخمی بھی تھے لیکن آپ پھر بھی میدان میں آ گئے۔ شہداء کی نعشوں کی دیکھ بھال شروع ہوئی، کس طرح تدفین کرنی ہے۔ زخمیوں کو سنبھالنے کی طرف توجہ ہوئی تو بہرحال اس وقت جو نظارہ مسلمانوں کے سامنے تھا وہ ایسا خوفناک تھا کہ کہتے ہیں کہ خون کے آنسو رلانے والا تھا۔ ستر مسلمان خاک و خون میں لتھڑے ہوئے میدان میں پڑے تھے اور عرب کی وحشیانہ رسم مُثلہ کا مہیب نظارہ پیش کر رہے تھے۔ یعنی نہ صرف یہ کہ شہید ہوئے تھے بلکہ مُثلہ کیا گیا تھا۔ ان کے اعضاء کاٹے گئے تھے۔ ان کی شکلوں کو بگاڑا گیا تھا۔ آپؓ لکھتے ہیں کہ ان مقتولین میں صرف چھ مہاجر تھے اور باقی سب انصار سے تعلق رکھتے تھے۔ قریش کے مقتولوں کی تعداد تئیس تھی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چچا اور رضاعی بھائی حمزہ بن عبدالمطلبؓ کی نعش کے پاس پہنچے تو بے خود سے ہو کر رہ گئے کیونکہ ظالم ہند جو زوجہ ابوسفیان تھی، نے ان کی نعش کو بری طرح بگاڑا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر تک تو آپؐ خاموشی سے کھڑے رہے اور آپؐ کے چہرے سے غم و غصہ کے آثار نمایاں تھے۔ ایک لمحہ کے لیے آپؐ کی طبیعت اس طرف بھی مائل ہوئی کہ مکہ کے ان وحشی درندوں کے ساتھ جب تک انہی کا سا سلوک نہ کیا جائے گا وہ غالباً ہوش میں نہیں آئیں گے۔ ان کو سبق نہیں ملے گا مگر آپؐ اس خیال سے رک گئے اور صبر کیا بلکہ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مُثلہ کی جو رسم تھی، شکلوں کو بگاڑنے والی رسم، اعضاء کاٹنے والی رسم اس کو اسلام میں ہمیشہ کے لیے ممنوع قرار دے دیا اور فرمایا دشمن خواہ کچھ کرے تم اس قسم کے وحشیانہ طریق سے بہرحال باز رہو اور نیکی اور احسان کا طریق اختیار کرو۔ آپؐ کی پھوپھی صفیہ بنت عبدالمطلب اپنے بھائی حمزہؓ سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ وہ بھی مسلمانوں کی ہزیمت کی خبر سن کر مدینہ سے نکل کے آئیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے صاحبزادے زُبیر بن العوامؓ سے فرمایا کہ اپنی والدہ کو ماموں کی نعش نہ دکھانا مگر بہن کی محبت کب چین لینے دیتی تھی۔ بیٹے نے تو کہا کہ حضرت حمزہؓ کی نعش نہ دیکھیں کیونکہ مثلہ کیا ہوا ہے۔ چہرہ بگاڑا ہوا ہے۔ انھوں نے اصرار کے ساتھ کہا کہ مجھے حمزہؓ کی نعش دکھا دو۔ میں وعدہ کرتی ہوں کہ صبر کروں گی اور کوئی جزع

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، جو زندگی میں
ان کو مدّنظر رکھے گا اور ان کا مظہر بننے کی کوشش کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب جامع الدعوات)

طالب دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

سب اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہوتا ہے اور
ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی بدلہ ملتا ہے

(بخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النیّۃ فی الایمان)

طالب دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

فزع کا کلمہ منہ سے نہیں نکالوں گی۔ چنانچہ وہ گئیں اور بھائی کی نعش دیکھ کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡن پڑھتی ہوئی خاموش ہو گئیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ قریش نے دوسرے صحابہ کی نعشوں کے ساتھ بھی یہی سلوک کیا تھا۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جَحْشؓ کی نعش کو بھی بری طرح بگاڑا گیا تھا۔ جوں جوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعش سے ہٹ کر دوسری نعش کی طرف جاتے تھے آپؐ کے چہرے پر غم والم کے آثار زیادہ ہوتے جاتے تھے۔ غالباً اسی موقعے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جا کر دیکھے کہ سعد بن الربیع رئیسِ انصار کا کیا حال ہے۔ آیا وہ زندہ ہیں یا شہید ہو گئے ہیں؟ کیونکہ میں نے لڑائی کے وقت دیکھا تھا کہ وہ دشمن کے نیزوں میں بری طرح گھرے ہوئے تھے۔ آپؐ کے فرمانے پر ایک انصاری صحابی ابی بن کعبؓ گئے اور میدان میں اِدھر اُدھر سعدؓ کو تلاش کیا مگر کچھ پتہ نہ چلا۔ آخر انہوں نے اونچی اونچی آوازیں دینی شروع کیں اور سعدؓ کا نام لے لے کر پکارا مگر پھر بھی کوئی سراغ نہ ملا۔ مایوس ہو کر وہ واپس جانے کو تھے کہ انہیں خیال آیا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر تو پکاروں شاید اس طرح پتہ چل جاوے۔ پہلے تو خالی نام لے کر پکارا پھر کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کے اس طرح پکاروں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں تلاش کرنے کے لیے مجھے بھیجا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بلند آواز سے پکار کر کہا کہ سعد بن ربیعؓ کہاں ہیں؟ مجھے رسول اللہؐ نے ان کی طرف بھیجا ہے۔ اس آواز نے سعدؓ کے نیم مردہ جسم میں ایک بجلی کی لہر دوڑا دی۔ لاشوں کے بیچ میں نیم مردہ پڑے ہوئے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سنا تو ایک دم جسم میں جنبش پیدا ہوئی اور انہوں نے چونک کر مگر نہایت دھیمی آواز میں جواب دیا۔ کون ہے؟ میں یہاں ہوں۔ ابی بن کعبؓ نے غور سے دیکھا تو تھوڑے فاصلہ پر مقتولین کے ایک ڈھیر میں سعدؓ کو پایا جو اس وقت نزع کی حالت میں جان توڑ رہے تھے۔ ابی بن کعبؓ نے ان سے کہا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے بھیجا ہے کہ تمہاری حالت سے آپؐ کو اطلاع دوں۔ سعد نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ خدا کے رسولوں کو اُن کے متبعین کی قربانی اور اخلاص کی وجہ سے جو ثواب ملا کرتا ہے خدا آپؐ کو وہ ثواب سارے نبیوں سے بڑھ چڑھ کر عطا فرمائے اور آپؐ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کرے اور میرے بھائی مسلمانوں کو بھی میرا اسلام پہنچانا اور میری قوم سے کہنا کہ اگر تم میں زندگی کا دم ہوتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف پہنچ گئی تو خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر نہیں ہوگا۔ یہ کہہ کر سعدؓ نے جان دے دی۔ (ماخوذ از سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 500-501)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اس واقعہ کا ذکر اپنے الفاظ میں اس طرح بیان فرمایا ہے کہ

’’جنگ احد کا ایک واقعہ ہے۔ جنگ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابی ابن کعبؓ کو فرمایا کہ جاؤ اور زخمیوں کو دیکھو۔ وہ دیکھتے ہوئے حضرت سعد بن ربیعؓ کے پاس پہنچے جو سخت زخمی تھے اور آخری سانس لے رہے تھے۔ انہوں نے ان سے کہا کہ اپنے متعلقین اور اعزاء ’’عزیزوں‘‘ کو اگر کوئی پیغام دینا ہو تو مجھے دے دیں۔ حضرت سعدؓ نے مسکراتے ہوئے کہا کہ میں منتظر ہی تھا کہ کوئی مسلمان ادھر آئے تو پیغام دوں۔ تم میرے ہاتھ میں ہاتھ دے کر وعدہ کرو کہ میرا پیغام ضرور پہنچا دو گے اور اس کے بعد انہوں نے جو پیغام دیا وہ یہ تھا کہ میرے بھائی مسلمانوں کو میرا اسلام پہنچا دینا اور میری قوم اور میرے رشتہ داروں سے کہنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس خدا تعالیٰ کی ایک بہترین امانت ہیں اور ہم اپنی جانوں سے اس امانت کی حفاظت کرتے رہے ہیں۔ اب ہم جاتے ہیں۔‘‘ ہم تو جا رہے ہیں۔ اس دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں۔ ’’اور اس امانت کی حفاظت تمہارے سپرد کرتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس کی حفاظت میں کمزوری دکھاؤ۔‘‘ حضرت مصلح موعودؓ اس واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’دیکھو ایسے وقت میں جب انسان سمجھتا ہو کہ میں مر رہا ہوں کیا کیا خیالات اس کے دل میں آتے ہیں۔ وہ سوچتا ہے میری بیوی کا کیا حال ہوگا۔ میرے بچوں کو کون پوچھے گا۔ مگر اس صحابیؓ نے کوئی ایسا پیغام نہ دیا۔ صرف یہی کہا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرتے ہوئے اس دنیا سے جاتے ہیں تم بھی اسی راستہ سے ہمارے پیچھے آ جاؤ۔‘‘ سب سے بڑا کام یہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کرنی ہے۔ لکھتے ہیں کہ ’’ان لوگوں کے اندر یہی ایمان کی قوت تھی جس سے انہوں نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا اور قیصر و کسریٰ کی سلطنتوں کے تختے الٹ دیے۔ قیصر روم حیران تھا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ کسریٰ نے اپنے سپہ سالار کو لکھا کہ اگر تم ان عربوں کو بھی شکست نہیں دے سکتے تو پھر واپس آ جاؤ اور گھر میں چوڑیاں پہن کر بیٹھو۔‘‘ اس نے اپنے جرنیل کو یہ کہا کہ ’’یہ گوہیں کھانے والے لوگ ہیں ان کو بھی تم نہیں روک سکتے۔‘‘ بالکل معمولی لوگ ہیں، کھانا بھی ان کو نہیں ملتا۔ گوہ کھاتے ہیں یہ لوگ۔ ’’اس نے جواب دیا یہ تو آدمی معلوم ہی نہیں ہوتے۔ یہ تو کوئی بلا ہیں۔ یہ تلواروں اور نیزوں کے اوپر سے کودتے ہوئے آتے ہیں۔‘‘ (تفسیر کبیر جلد 7 صفحہ 338) ان میں ایسا جوش و جذبہ ہے۔ ان کو ہم کس طرح شکست دے سکتے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت سعد بن ربیعؓ کی صاحبزادی ام سعد حضرت ابوبکرؓ کے پاس آئیں تو انہوں نے اس کے لیے اپنا کپڑا اچھا دیا۔ حضرت عمرؓ آئے تو انہوں نے پوچھا یہ کون ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا یہ اس شخص کی بیٹی ہے جو مجھ سے اور تم سے بہتر تھا۔ حضرت عمر نے کہا اے خلیفۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون ہے؟ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ وہ شخص جس کی وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئی اور اس نے جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا جبکہ مَیں اور تم باقی رہ گئے۔ (الاصابہ جلد 2 صفحہ 315 سعد بن الربیع، دار الفکر بیروت 2001ء)

حضرت جابر بن عبداللہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی اپنی دونوں بیٹیوں کے ہمراہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ دونوں سعد بن ربیعؓ کی بیٹیاں ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لڑتے ہوئے احد کے دن شہید ہو گئے تھے۔ اور ان کے چچا نے ان دونوں کا مال لے لیا ہے یعنی حضرت سعدؓ کی جائیداد جو تھی اِن کے چچا نے لے لی ہے۔ انہیں کچھ نہیں ملا اور ان کے لیے مال نہیں چھوڑا اور ان دونوں کا نکاح بھی نہیں ہو سکتا جب تک ان کے پاس مال نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمائے گا۔ اس پر میراث کے احکام پر مشتمل آیت نازل ہوئی۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کے چچا کو بلوایا اور فرمایا کہ سعد کی بیٹیوں کو سعد کے مال کا تیسرا حصہ دو اور ان دونوں کی والدہ کو آٹھواں حصہ دو اور جو بچ جائے وہ تمہارا ہے۔

(سنن الترمذی، کتاب الفرائض، باب ماجاء فی میراث البنات، حدیث نمبر 2092)

اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے اس بارے میں کچھ تفصیل حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے سیرت خاتم النّبیینؐ میں اس طرح لکھی ہے کہ حضرت سعدؓ ایک متمول آدمی تھے۔ اچھے کھاتے پیتے تھے۔ اپنے قبیلہ میں ممتاز حیثیت رکھتے تھے۔ ان کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی۔ صرف دو لڑکیاں تھیں اور بیوی تھی۔ چونکہ ابھی تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ورثہ کے متعلق کوئی جدید احکام نازل نہیں ہوئے تھے اور صحابہ میں قدیم دستور عرب کے مطابق، عرب کا جو دستور تھا اس کے مطابق ورثہ تقسیم ہوتا تھا۔ متوفی یعنی فوت ہونے والے کی نرینہ اولاد نہ ہونے کی صورت میں اس کے جدی اقرباء جو تھے جائیداد پر قابض ہو جاتے تھے اور بیوہ اور لڑکیاں یوں ہی خالی ہاتھ رہ جاتی تھیں۔ اس لیے سعد بن ربیع کی شہادت پر ان کے بھائی نے سارے ترکے پر قبضہ کر لیا اور ان کی بیوہ اور لڑکیاں بالکل بے سہارا رہ گئیں۔ اس تکلیف سے پریشان ہو کر سعد کی بیوہ اپنی دونوں لڑکیوں کو ساتھ لے کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ساری سرگزشت سنا کر اپنی پریشانی کا ذکر کیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فطرت صحیحہ کو اس درد کے قصہ نے ایک ٹھیس لگائی مگر چونکہ ابھی تک اس معاملہ میں خدا کی طرف سے آپؐ پر کوئی احکام نازل نہیں ہوئے تھے آپؐ نے فرمایا تم انتظار کرو۔ پھر جو احکام خدا کی طرف سے نازل ہوں گے ان کے مطابق فیصلہ کیا جائے گا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں توجہ فرمائی اور ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ آپ پر ورثہ کے معاملہ میں بعض وہ آیات نازل ہوئیں جو قرآن شریف کی سورۃ النساء میں بیان ہوئی ہیں۔ اس پر آپؐ نے سعد کے بھائی کو بلایا اور اس سے فرمایا کہ سعد کے ترکہ میں سے دو ثُلث ان کی لڑکیوں اور ایک ثُمن اپنی بھاوجہ کے سپرد کر دو اور جو باقی بچے وہ خود لے لو۔ اس وقت سے تقسیم ورثہ کے متعلق جدید احکام کی ابتدا قائم ہو گئی جس کی رو سے بیوی اپنے صاحب اولاد خاوند کے ترکہ میں آٹھویں حصہ کی اور بے اولاد خاوند کے ترکہ میں چہارم حصہ کی اور لڑکیاں اپنے باپ کے ترکہ میں اپنے بھائی کے حصہ کی نسبت نصف حصہ کی اور اگر بھائی نہ ہو تو سارے ترکہ میں سے حالات کے اختلاف کے ساتھ دو ثلث یا نصف کی (تین چوتھائی یا نصف کی، دو تہائی یا نصف کی) اور ماں اپنے صاحب اولاد لڑکے کے ترکہ میں چھٹے حصہ کی اور بے اولاد لڑکے کے ترکہ میں تیسرے حصہ کی حق دار قرار دی گئی اور اسی طرح دوسرے ورثاء کے حصے مقرر ہو گئے۔ اور عورت کا وہ فطری حق جو اس سے چھینا جا چکا تھا اسے واپس مل گیا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے آگے ایک نوٹ لکھا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ اس موقع پر یہ نوٹ بھی غیر ضروری نہیں ہوگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی امتیازی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ آپؐ نے طبقہ نسواں کے تمام جائز اور واجبی حقوق کی پوری پوری حفاظت فرمائی ہے بلکہ حق یہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا آپؐ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں گزرا جس نے عورت کے حقوق کی ایسی حفاظت کی ہو جیسی آپؐ نے کی ہے۔ چنانچہ ورثہ میں، بیاہ شادی میں، خاوند بیوی کے تعلقات میں، طلاق و خلع میں، اپنی ذاتی جائیداد پیدا کرنے کے حق میں، اپنی ذاتی جائیداد کے استعمال کرنے کے حق میں، تعلیم کے حقوق میں، بچوں کی ولایت و تربیت کے حقوق میں، قومی اور ملکی معاملات میں حصہ لینے کے حق میں، شخصی آزادی کے معاملہ میں، دینی حقوق اور ذمہ داریوں میں الغرض دین و دنیا کے ہر اس میدان میں جس میں عورت قدم رکھ سکتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تمام واجبی حقوق کو تسلیم کیا ہے اور اس کے حقوق کی حفاظت کو اپنی امت

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

روحانیت میں ترقی کی پہلی سیڑھی نماز ہے
جوانی میں عبادت خدا تعالیٰ کے ہاں خاص مقبولیت رکھتی ہے
(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2019)

طالبِ دُعا: ذیشان احمد ولد سردار احمد صاحب مرحوم اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ امروہہ (یو۔پی)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

نماز کی اہمیت کو سمجھیں اور انہیں باجماعت ادا کرنے کی کوشش کریں
یہ ایسی بابرکت عبادت ہے جو بندے کو اپنے خالق سے ملاتی ہے
(پیغام برموقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2019)

طالبِ دُعا: صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

کے لیے ایک مقدس امانت اور فرض کے طور پر قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عرب کی عورت آپؐ کی بعثت کو اپنے لیے ایک نجات کا پیغام سمجھتی تھی۔

پھر آپؓ لکھتے ہیں کہ مجھے اپنے رستہ سے ہٹنا پڑتا ہے یعنی مضمون جو بیان ہو رہا ہے اس سے پرے ہٹ رہا ہوں۔ اگر میں اس کی مزید تفصیلات بیان کرتا تو ہٹنا پڑتا ورنہ میں بتاتا (کیونکہ یہ عورتوں کے حقوق کا مضمون نہیں بیان ہو رہا اس لیے بیان نہیں کرسکتا) کہ عورت کے معاملہ میں آپؐ کی تعلیم حقیقتاً اس اعلیٰ مقام پر قائم ہے جس تک دنیا کا کوئی مذہب اور کوئی تمدن نہیں پہنچا اور یقیناً آپؐ کا یہ پیارا قول ایک گہری صداقت پر مبنی ہے کہ

حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمُ النِّسَاءُ وَالطِّیْبُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ

یعنی دنیا کی چیزوں میں سے میری فطرت کو جن چیزوں کی محبت کا خمیر دیا گیا ہے وہ عورت اور خوشبو ہیں مگر میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز یعنی عبادت الٰہی میں رکھی گئی ہے۔

(ماخوذ از سیرت خاتم النبیینؐ صفحہ 507 تا 509)

آج کی دنیا عورت کے حقوق کی بات کرتی ہے اور چند سطحی باتوں کو اٹھا کر جن کا آزادی سے کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اسلام نے جو پابندیاں لگائی ہیں وہ بھی عورت کی عزت قائم کرنے اور گھروں کے سکون اور اگلی نسل کی تربیت کے لیے رکھی ہیں ان پر اسلام پر اعتراض کرنے والے اعتراض کرتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ عورت کی آزادی اور حقوق دلوانے کی حقیقی تعلیم اسلام کی ہی ہے۔ اللہ کرے کہ دنیا اس حقیقت کو سمجھ کر غلاظتوں اور فسادوں سے بچ سکے اور ہماری عورتیں بھی اس حقیقت کو سمجھیں۔ بعض دفعہ دنیا کے پیچھے چل پڑتی ہیں کہ دنیا کی آزادی یہ ہے۔ وہ اس حقیقت کو سمجھیں اور جو مقام اسلام نے عورت کو دیا ہے اس کو سمجھیں کیونکہ وہ نہ کسی مذہب نے دیا ہے اور نہ ہی نام نہاد روشن خیال حقوق نسواں کے اداروں نے دیا ہے یا تحریک نے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مردوں کو بھی عورتوں کے حقوق ادا کرنے کی اسلامی تعلیم کے مطابق توفیق عطا فرمائے تا کہ یہ معاشرہ پُرامن معاشرہ ہو۔

اس کے بعد میں مختصراً موجودہ حالات کے لیے بھی دعا کے لیے کہنا چاہتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جہاں کورونا کی وبا سے اور آفات سے دنیا کو پاک کرے وہاں انسانوں کو یہ عقل اور سمجھ بھی دے کہ ان کی بقا اور بچت ایک خدا کی طرف جھکنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے میں ہے۔ اپنی قربانی دیتے ہوئے دنیا سے فتنہ و فساد ختم کرنے میں ہے۔ حکومتوں کو اللہ تعالیٰ عقل دے کہ انصاف پر مبنی نظام چلائیں۔ امریکہ میں بھی آج کل جو بے چینی اور بدامنی پھیلی ہوئی ہے اس سے ہر احمدی کو خصوصاً اس کے بداثرات سے محفوظ رکھے۔ وہاں عوام کو بھی صحیح رنگ میں اپنے مطالبے پیش کرنے اور حقوق لینے کی توفیق عطا فرمائے۔ اگر افریقن امریکن توڑ پھوڑ کے ذریعہ سے اپنے گھروں کو جلائیں گے تو اس کا نقصان ان کو ہی ہوگا کیونکہ اس پر توکئی افریقن لیڈروں نے بھی کہا ہے کہ اپنے گھروں کو تو نہ جلاؤ۔ اپنے گھروں کی توڑ پھوڑ تو نہ کرو۔ ہاں اپنے حق لو اور جائز طریقے سے لو۔ جہاں تک حکومت اجازت دیتی ہے پروٹسٹ (protest) بھی ہوں لیکن اپنی جائیدادوں کو تباہ کرنے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ الٹا نقصان ہوگا۔ اس لیے اس بارے میں بھی پروٹسٹ کرنے والوں کو سوچنا چاہیے۔ بہرحال یہ جو سارے فسادات ہو رہے ہیں اس کے تناظر میں حکومتی نظام کو بھی یہ سمجھ لینا چاہیے کہ طاقت استعمال کر کے ہی مسائل حل نہیں ہوتے اور نہ ہی طاقت تمام مسائل کا حل ہے بلکہ انصاف سے تمام شہریوں کے حقوق ادا کرتے ہوئے حکومتیں چلا کرتی ہیں اور ملک میں امن اور استحکام قائم ہوسکتا ہے، اس کے بغیر نہیں۔ جتنی مرضی کوئی طاقتور حکومت ہو اگر عوام میں بے چینی ہے تو کوئی حکومت اس کے سامنے ٹک نہیں سکتی۔ بہرحال اللہ کرے کہ دنیا میں جہاں جہاں بھی فساد ہیں ہر جگہ فساد دور ہوں اور حکومتیں عوام کے حق ادا کرنے والی ہوں اور عوام اپنے حقوق کے لیے جائز حد تک حکومتوں پر دباؤ ڈالنے والے ہوں۔

اسی طرح پاکستانی حکومت کو بھی سوچنا چاہیے کہ صرف ملّاں کے خوف سے آج کل احمدیوں پر جو ظلم اور سختیاں بڑھ رہی ہیں وہ نہ کریں بلکہ انصاف سے حکومت چلائیں۔ اپنی تاریخ سے سبق لے لیں۔ احمدیت کے معاملے کو لے کر یا اس ایشو (issue) کو لے کر اور ظلم کر کے نہ پہلی حکومتوں کی حکومت قائم رہ سکی ہے نہ آئندہ کسی کی رہ سکے گی۔ اس لیے اس خیال کو چھوڑ دیں کہ اس ایشو سے حکومتوں کو لمبا کر سکتے ہیں۔ ہاں ان ظلموں کے نتیجے میں دنیا میں احمدیت کی ترقی پہلے سے بڑھ کر ہوئی ہے اور آئندہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی۔ یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ بہرحال ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ ظلم اور فساد اور بدامنی کو دور فرمائے اور جو وبا آج کل پھیلی ہوئی ہے، بیماری پھیلی ہوئی ہے اس میں سے انسان سبق حاصل کر کے اپنی حالتوں میں تبدیلیاں پیدا کرے اور ہم احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی عبادت کا حق اور اس کے بندوں کا حق ادا کرنے کی توفیق ملے تا کہ ہم زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے والے بن سکیں اور ترقیات کو جلد سے جلد اپنے سامنے ہوتا ہوا دیکھ سکیں۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

جب تک آزمائش نہ ہو ایمان کوئی حقیقت نہیں رکھتا بہت لوگ ہیں
جو آزمائش کے وقت پھسل جاتے ہیں اور تکلیف کی وقت انکا ایمان ڈگمگا جاتا ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 158)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع و افراد خاندان و مرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے تحت نور ہسپتال کے
شعبہ X Ray اور شعبہ دندان میں لیڈی ٹیکنیشین کی 2/اسامیوں کو پُر کیا جانا مقصود ہے

درج ذیل تفصیل کے مطابق خدمت کی خواہشمند خواتین کیلئے تحریر ہے:

شرائط : اسامی لیڈی ٹیکنیشین برائے شعبہ ایکسرے (نور ہسپتال قادیان)

(1) اُمیدوار نے رجسٹرڈ اور منظور شدہ بورڈ سے Diploma in Radiology Technology کیا ہوا ہو اور Digital Technology and Competency in ECG Technology میں کم از کم تین سال کا تجربہ حاصل کیا ہو (2) اُمیدوار میں Good Communication Skill کا ہونا ضروری ہے

شرائط : اسامی لیڈی ٹیکنیشین برائے شعبہ دندان (نور ہسپتال قادیان)

(1) اُمیدوار نے رجسٹرڈ اور منظور شدہ بورڈ سے Diploma in Dentistry کیا ہوا ہو اور اس میں کم از کم تین سال کا تجربہ حاصل کیا ہو (2) اُمیدوار میں Good Communication Skill کا ہونا ضروری ہے۔

مشترکہ شرائط

(1) اُمیدوار کی عمر 22 سے 37 سال کے درمیان ہونی چاہئے (2) اُسی امیدوار کو انٹرویو کیلئے بلایا جائے گا جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کی طرف سے لئے جانے والے تحریری امتحان میں کامیاب ہوگا (3) تحریری امتحان اور انٹرویو میں کامیاب امیدوار کو نور ہسپتال قادیان کا جاری کردہ Medical Fitness سرٹیفکیٹ بھی پیش کرنا ہوگا (4) انٹرویو میں شرکت کیلئے امیدوار کو قادیان آمد و رفت اور میڈیکل کے تمام اخراجات خود برداشت کرنے ہوں گے (5) سلیکشن کی صورت میں قادیان میں رہائش کی ذمہ داری اُمیدوار کی اپنی ہوگی (6) امیدوار کیلئے نظارت دیوان کی طرف سے مجوزہ فارم کے ساتھ تعلیمی قابلیت کی سندات، Experience سرٹیفکیٹ، تاریخ پیدائش کا ثبوت، آدھار کارڈ، ووٹر آئی ڈی، جماعتی رجسٹریشن کارڈ کی تصدیق شدہ فوٹو کاپی لگانی ضروری ہوگی (7) ہفت روزہ اخبار بدر میں اعلان کے دو ماہ بعد امتحان کی تاریخ سے مطلع کر دیا جائے گا (8) خواہشمند امیدوار اپنی درخواستیں مطبوعہ فارم پر اپنے ضلع امیر / مقامی امیر / صدر / صدر لجنہ / مبلغ انچارج کے تصدیقی دستخط و مہر کے ساتھ ارسال کر سکتے ہیں (9) امیدوار جب انٹرویو کیلئے تشریف لائیں تو اپنی اصل تعلیمی سندات اپنے ہمراہ ضرور لائیں (10) وقف نو امیدوار ہونے کی صورت میں صدر انجمن احمدیہ کی کسی بھی اسامی پر اپلائی کرنے سے قبل سیّدنا حضور انور سے حاصل کی گئی منظوری کی نقل شامل کرنی ضروری ہوگی (11) مذکورہ اسامی کیلئے کوائف فارم نظارت دیوان سے بھی حاصل کر سکتے ہیں، درخواست فارم مکمل پُر کرنے کے بعد حسب طریق و قواعد کارروائی ہوگی۔

صدر انجمن احمدیہ، انجمن تحریک جدید، انجمن وقف جدید قادیان کے ادارہ جات میں
کارکن گریڈ درجہ چہارم برائے
مالی، کیئر ٹیکر، چوکیدار، باورچی، نانبائی، خادم مسجد کی اسامیاں پُر کی جانی مقصود ہیں

جو اُمیدوار خدمت کے خواہش مند ہوں وہ درج ذیل شرائط کے مطابق درخواست دے سکتے ہیں۔ اُمیدوار کا مندرجہ بالا کسی بھی کیٹیگری میں قادیان یا قادیان سے باہر کہیں بھی تقرر کیا جا سکتا ہے۔

شرائط

(1) اُمیدوار کیلئے تعلیم کی کوئی شرط نہیں (2) اُمیدوار کی عمر 25 سال سے کم ہونی ضروری ہے (3) برتھ سرٹیفکیٹ پیش کرنا ضروری ہوگا (4) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو مرکزی کمیٹی برائے بھرتی کارکنان کے انٹرویو میں کامیاب ہوں گے (5) وہی اُمیدوار خدمت کیلئے لئے جائیں گے جو نور ہسپتال قادیان کے میڈیکل بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحتمند اور تندرست ہوں گے (6) اُمیدوار کے قادیان آمد و رفت کے اخراجات اپنے ہوں گے (7) اگر کسی اُمیدوار کی اسامی میں سلیکشن ہوتی ہے اس صورت میں اس کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (8) خواہشمند اُمیدوار مجوزہ درخواست فارم نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان سے حاصل کر سکتے ہیں ☆ اس اعلان کے دو ماہ کے اندر جو درخواستیں آئیں گی ان پر غور ہوگا۔

(ناظر دیوان قادیان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کر سکتے ہیں

نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان

e-mail : diwan@qadian.in

دفتر: 01872-501130 موبائل: 9877138347, 9646351280

اسلام نرمی، پیار، محبت، رواداری کا مذہب ہے

وہ تمام مذاہب کے انبیاء کی بلکہ ان کے ماننے والوں کی بھی عزت اور احترام کرتا ہے

ہر مذہب کے، ہر قوم کے رہنما کی عزت کرتا ہے اور عزت کرنے کا حکم دیتا ہے

مذہبی رواداری، امن عالم، خدمت خلق اور ہمدردیٔ بنی نوع انسان سے متعلق

اسلامی تعلیم کے اعلیٰ نمونوں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی جماعت سے توقعات کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ قادیان 2003ء کے موقع پر 28 دسمبر 2003ء کو محمود ہال مسجد فضل لندن سے ایم.ٹی.اے کے ذریعہ براہ راست اختتامی خطاب

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے وہ خطابات جو اب تک اخبار بدر میں شائع نہیں ہوئے ہیں، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے شائع کئے جارہے ہیں۔(ادارہ)

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ-
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ-الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان کا 112 واں جلسہ سالانہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے اور میرے اس خطاب کے بعد انشاء اللہ اس کا اختتام ہوگا۔ اس جلسہ سالانہ میں رپورٹس کے مطابق احمدیوں کے علاوہ بہت سے دوسرے مہمان دوست بھی شامل ہیں۔ اور ان کی اب تک کی رپورٹ کے مطابق ان کا خیال ہے کہ بتیس تینتیس ہزار آدمی اس میں شامل ہیں اور تعداد بڑھ رہی ہے۔

آج کے خطاب کیلئے میں نے اسلامی تعلیم کے اعلیٰ نمونے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جو توقعات ہیں، اُسکے بارے میں مضمون چنا ہے کہ وہ جماعت کو کیسا بنانا چاہتے تھے۔

حضرت اقدس محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے چودہ سو سال پہلے اسلام کی جس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا، جس میں اپنوں کیلئے بھی چھوٹے سے چھوٹے خُلق کے ہر پہلو کو تفصیل سے بیان کیا۔ کس طرح بھائیوں کو، دوستوں کو آپس میں تعلقات رکھنے چاہئیں اور اس معاشرے میں امن پیدا کرنے کیلئے کیا ضروری چیزیں ہیں۔ معاشرے کے وسیع تعلقات میں کیا ماحول پیدا کیا جائے کہ اس سے معاشرے میں امن پیدا ہوسکتا ہے۔ پھر اپنوں کے علاوہ غیروں سے بھی اعلیٰ اخلاق دکھانے کے سلیقے بتائے۔ اپنے ہم مذہبوں اور غیر مذہب والوں کے حقوق ادا کرنے کے بھی طریقے اور سلیقے سکھائے۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بھی طریقے سکھائے۔ تو گویا کوئی پہلو ایسا نہیں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خالی چھوڑا ہو۔ ایسی مکمل اور کامل تعلیم ہے۔ کیونکہ قرآنِ کریم جیسی کامل اور مکمل تعلیم آپ پر نازل ہوئی تھی۔ دین مکمل ہوا تھا اور شریعت کامل ہوئی اور پھر آپ نے صرف یہی نہیں کہ تعلیم دی بلکہ اپنے عمل سے اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ کے صحابہ نے اس حسین تعلیم کو اپناتے ہوئے اپنے اندر ایسی زبردست تبدیلیاں پیدا کیں کہ جو انسانی تصور سے باہر ہیں۔ اور پھر اس خوبصورت اور حسین تعلیم کو دنیا تک پہنچانے کیلئے کوششیں بھی کیں۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ مسلمانوں نے اس تعلیم کو بھلا دیا اور دنیاداری غالب آنے لگی تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق اور آپ کے روحانی فرزند حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود کی صورت میں دنیا میں مبعوث فرمایا اور آپ نے پھر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔ معترضین کے اعتراضات کے دلائل سے جواب دیئے، اُن کو ردّ فرمایا اور ثابت کیا کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جو قیامت تک اب زندہ رہے گا۔ اور فرمایا میں تمہیں یہ بات یونہی نہیں کہہ رہا بلکہ دلائل سے، براہین سے یہ ثابت کرتا ہوں۔ اور ماننے والوں کو یہ سکھایا کہ اگر تم غور سے سنو، سمجھو تو میں تمہیں قرآنِ کریم کی معرفت سکھاتا ہوں اور پھر اس معرفت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے ساتھ نکلو اور اللہ تعالیٰ کی اس آخری شریعت کی دنیا میں منادی کرو۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کرو اور انسانیت کو بھی اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر لے کر آؤ۔ خالص توحید کا قیام کرو اور یاد رکھو کہ اب دنیا میں اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جسکے جھنڈے تلے آنے میں اب انسانیت کی بقا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا کو تباہی سے بچانے کیلئے خدا تعالیٰ کی اس تعلیم کو دنیا تک پہنچاؤ کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ (آل عمران: 20) یقیناً دین اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ (آل عمران: 86) اور جو بھی اسلام کے سوا کوئی دین پسند کرے تو ہرگز اسے قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ گھاٹا پانے والوں میں سے ہوگا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قرآنِ کریم کی تعلیم کی تمام دوسری مذہبی کتابوں پر فوقیت بیان کرتے ہوئے کہ کیوں یہ آخری شرعی کتاب ہے اور اس کو کیا فوقیت ہے؟ فرماتے ہیں کہ:

’’حقیقت اسلامیہ جسکی تعلیم قرآنِ کریم فرماتا ہے کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام اسی حقیقت کے ظاہر کرنے کیلئے بھیجے گئے تھے اور تمام الٰہی کتابوں کا یہی مدّعا رہا ہے کہ تا بنی آدم کو اس صراطِ مستقیم پر قائم کریں۔ لیکن قرآنِ کریم کی تعلیم کو جو دوسری تعلیموں پر کمال درجہ کی فوقیت ہے، تو اس کی دو وجہ ہیں‘‘۔ فرمایا’’اول یہ کہ پہلے نبی اپنے زمانے کے جمیع بنی آدم کیلئے مبعوث نہیں ہوتے تھے۔‘‘ (جو چاہیں دیکھ لیں کہ پرانے جتنے بھی نبی آئے وہ ایک ایک وقت میں قریب قریب کے علاقوں میں کئی کئی نبی موجود ہوتے تھے اور اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلاتے تھے) فرمایا کہ’’پہلے نبی اپنے زمانہ کے جمیع بنی آدم کیلئے مبعوث نہیں ہوتے تھے بلکہ وہ صرف اپنی ایک خاص قوم کیلئے بھیجے جاتے تھے جو خاص استعداد میں محدود اور خاص طور کے عادات اور عقائد اور اخلاق اور روش میں قابلِ اصلاح ہوتے تھے۔ پس اس وجہ سے وہ کتابیں، قانون مختص القوم کی طرح ہوکر‘‘ (یعنی صرف اُس قوم کیلئے خاص ہوتی تھیں) ’’صرف اسی حد تک اپنے ساتھ ہدایت لاتی تھیں۔‘‘ (جو بھی شرعی کتابیں ہوتی تھیں، اُس خاص قوم کیلئے ہوتی تھیں اور اس حد تک ہدایت لاتی تھیں)’’جو اس خاص قوم کے مناسبِ حال اور ان کے پیمانہ استعداد کے موافق ہوتی تھی۔‘‘ (یعنی جو جو اُن کی استعدادیں تھیں اُسکے مطابق تھیں) پھر فرمایا کہ’’دوسری وجہ یہ کہ ان انبیاء علیہم السلام کو ایسی شریعت ملتی تھی جو ایک خاص زمانہ تک محدود ہوتی تھی اور خدا تعالیٰ نے ان کتابوں میں یہ ارادہ نہیں کیا تھا کہ دنیا کے اخیر تک وہ ہدایتیں جاری رہیں۔ اس لئے وہ کتابیں، قانون مختص الزمان کی طرح ہوکر صرف اسی زمانے کی حد تک ہدایت لاتی تھیں۔‘‘ (یعنی اُس زمانے کیلئے صرف خاص تھیں، اُس زمانے تک تھیں)’’جو اُن کتابوں کی پابندی کا زمانہ حکمت الٰہی نے اندازہ کر رکھا تھا۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن جلد 5، صفحہ 126 تا 128) (یعنی وہ اُس حد تک ہدایت لاتی تھیں جس حد تک حکمت الٰہی نے اُس کا اندازہ کیا ہوا تھا کہ کس حد تک اُن کا دور چلے گا اور زمانہ چلے گا)۔

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام خاص طور پر اپنے ماننے والوں کیلئے اس کامل اور مکمل شریعت کو مزید کھولتے ہوئے توجہ دلاتے ہیں کہ اس خوبصورت تعلیم کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق سے سچی ہمدردی اور اُسکی خدمت کرو۔ جیسے کہ فرمایا:

’’خدا تعالیٰ کی راہ میں زندگی کا وقف کرنا جو حقیقت اسلام ہے دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کو ہی اپنا معبود اور مقصود اور محبوب ٹھہرایا جاوے اور اس کی عبادت اور محبت اور خوف اور رجا میں کوئی دوسرا شریک باقی نہ رہے ...... دوسری قسم اللہ تعالیٰ کی راہ میں زندگی وقف کرنے کی یہ ہے کہ اُس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی اور چارہ جوئی اور بار برداری اور سچی غم خواری میں اپنی زندگی وقف کر دی جاوے۔ دوسروں کو آرام پہنچانے کیلئے دکھ اُٹھاویں اور دوسروں کی راحت کیلئے اپنے پر رنج گوارا کر لیں۔‘‘ فرمایا ’’اس ...... سے معلوم ہوا کہ اسلام کی حقیقت نہایت ہی اعلیٰ ہے اور کوئی انسان کبھی اس شریف لقب اہلِ اسلام سے حقیقی طور پر ملقّب نہیں ہوسکتا جب تک کہ وہ اپنا سارا وجود مع اس کی تمام قوتوں اور خواہشوں اور ارادوں کے حوالہ بخدا نہ کر دیوے اور اپنی اَنانیت سے معہ اُس کے جمیع لوازم کے ہاتھ اُٹھا کر اُسکی راہ میں نہ لگ جاوے۔ پس حقیقی طور پر اُسی وقت کسی کو مسلمان کہا جائے گا جب اُس کی غافلانہ زندگی پر ایک سخت انقلاب وارد ہوکر اُس کے نفسِ اَمّارہ کا نقشِ ہستی معہ اُس کے تمام جذبات کے یک دفعہ مٹ جائے۔ اور پھر اس موت کے بعد مُحسن لِلّٰہ ہونے کیلئے نئی زندگی اُس میں پیدا ہو جائے اور وہ ایسی پاک زندگی ہو جو اس میں بجز طاعتِ خالق اور ہمدردیٔ مخلوق‘‘ (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور اُسکی مخلوق کی ہمدردی کے)

’’اور کچھ بھی نہ ہو‘‘ فرمایا’’......اور خَلق کی خدمت اس طرح سے کہ جس طرح سے خَلقت کی حاجات ہیں اور جس قدر مختلف وجوہ اور ترک کی راہ سے قسّامِ ازل نے بعض کو بعض کا محتاج کر رکھا ہے، ان تمام امور میں محض لِلّٰہ اپنی حقیقی اور بے غرضانہ اور سچی ہمدردی سے جو اپنے وجود سے صادر ہو سکتی ہے، ان کو نفع پہنچاوے اور ہر یک مدد کے محتاج کو اپنی خداداد قوت سے مدد دے اور اُن کی دنیا و آخرت دونوں کی اصلاح کیلئے زور لگاوے۔‘‘ (آئینہ کمالات اسلام، روحانی خزائن، جلد5 صفحہ 60 تا 62)

اس اقتباس کی تھوڑی سی تشریح کر دیتا ہوں۔ فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ صحیح مسلمان کہلانے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ، چاہے وہ دماغی ہوں، چاہے جسمانی، اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ہر کام کرو۔ جس طرح خدا تعالیٰ نے تعلیم دی ہے، اُسکے مطابق اپنے آپ کو بناؤ۔ اپنی خواہشات کو بھی ختم کرو۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ تمہیں حکم دیتا ہے کہ اس وقت میری عبادت کا وقت ہے، نماز کا وقت ہے اور تم مسجد میں جانے کی بجائے اپنے دنیاوی کاموں میں مشغول ہو جاؤ۔ پھر فرمایا کہ اپنی اَنانیت کو بھی ختم کرو۔ کسی بھی صورت میں اپنی بڑائی کا، اپنی لیاقت کا، اپنے نیک ہونے کا خیال دل میں بھی نہ لاؤ۔ ذہن میں یہ احساس رہے کہ مَیں خدا تعالیٰ کا ایک عاجز انسان ہوں۔ تمام بڑائی اور کبریائی خدا تعالیٰ کی ہی ہے۔ یہ خیال نہ ہو کہ جماعت کی خاطر میں نے کچھ قربانیاں دی ہیں اب جماعت کو بھی میرا خیال رکھنا چاہئے۔ جو قربانیاں دی ہیں، جو خدمات کی ہیں، خدا تعالیٰ کی خاطر کی ہیں۔ اپنی دنیا اور آخرت سنوارنے کیلئے کی ہیں۔ اس لئے اگر اسکا کوئی بدلہ ہے تو خدا تعالیٰ کی ذات ہی ہے، وہی اسکا بدلہ دے سکتی ہے۔ پھر دوسری اہم ڈیوٹی اور دوسرا اہم فرض جسکے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما رہے ہیں کہ اسلام نے جس کا حکم دیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرے۔ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی جس قدر ضروریات ہیں، قطع نظر اس کے کہ وہ کس قوم اور مذہب کا ہے اُن کو پورا کرنے کی کوشش کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مختلف لوگوں کو مختلف دوسرے لوگوں کے ماتحت کیا ہوا ہے۔ دنیا میں ایک معاشرے میں یہی طریق چل رہا ہے۔ کوئی کسی کا کاروبار میں ملازم ہے تو کوئی کسی کا ذاتی ملازم ہے اور پھر بعض دفعہ بعض ضرورتمند، بعض غریب اپنی ضرورت کیلئے تمہارے دروازے پر آ جاتے ہیں تو جس حد تک تمہیں طاقت ہے، جس حد تک تمہاری توفیق ہے اُن کی ہمدردی کرو۔ اُن کی مدد کرنے کی کوشش کرو۔ اُن کی ضروریات کا خیال رکھو۔ اُن کو دنیا کے بارے میں بتاؤ۔ اُن کی دنیاوی ضروریات پوری کرنے کے علاوہ اُن کو دین کے بارے میں بھی بتاؤ۔ اُن کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے بارے میں بھی بتاؤ۔ اُس سے بھی روشناس کرواؤ۔ اور اگر مسلمان ہیں تو پھر لوگوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحیح اسلام پیش فرمایا اس کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کرو۔ تو تب کہا جا سکتا ہے کہ تم جس مقصد کیلئے پیدا کئے گئے ہو، جس مقصد کیلئے تم نے اسلام کو قبول کیا ہے، اُس مقصد کو حاصل کرنے والے ہو۔ تو جس مذہب کا یہ خلاصہ ہو کہ اللہ کی عبادت کرو اور انسانیت کی خدمت کرو، اُس کے ماننے والوں سے یہ کیسے توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ مذہب کے نام پر جنگیں کریں گے، جیسا کہ آجکل الزام لگایا جاتا ہے۔ اگر کوئی مسلمان کہلا کر ایسا کرتا ہے تو وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ایسا کرتا ہے۔ اسلام کی قطعاً یہ تعلیم نہیں ہے۔

اسلام تو نرمی، پیار، محبت، رواداری کا مذہب ہے۔ وہ تو تمام مذاہب کی، تمام مذاہب کے انبیاء کی بلکہ اُن کے ماننے والوں کی بھی عزت اور احترام کرتا ہے۔ ہر مذہب کے، ہر قوم کے رہنما کی عزت کرتا ہے اور عزت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا اسلام کی تعلیم نے عزت اور احترام کو اس انتہا تک پہنچایا ہوا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا اَتَاکُمۡ کَرِیۡمُ قَوۡمٍ فَاَکۡرِمُوۡہُ (سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ حدیث 3712) کہ جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اُسکی عزت کرو۔

پھر صرف معزز شخص ہی نہیں۔ ایک اور روایت اس کو مزید کھولتی ہے۔ ایک دفعہ مدینہ میں ایک مسلمان اور یہودی کی لڑائی ہو گئی تو مسلمان نے کہا مجھے اُس ذات کی قسم! جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ یہودی نے کہا مجھے اُس ذات کی قسم! جس نے موسیٰ کو تمام جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ یہودی کی یہ بات سن کر مسلمان نے اُسے تھپڑ مار دیا۔ یہودی فریاد لے کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نے فرمایا کہ مجھے موسیٰ پر فضیلت مت دو۔ (صحیح البخاری کتاب فی الخصومات باب ما یذکر فی الاشخاص و الخصومۃ بین المسلم والیھود حدیث 2411)

تو یہ آنحضرت ﷺ کے اعلیٰ اخلاق کے نمونے ہیں کہ باوجود اس کے کہ آپ کو پتہ تھا اور یقینِ کامل تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے بتایا گیا تھا کہ آپؐ ہی آخری شرعی نبی اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام انبیاء پر فوقیت دی ہوئی ہے۔ مگر آپ کو یہ گوارا نہ تھا کہ آپ کو ماننے والا کوئی شخص کسی کے مذہبی جذبات کو مجروح کرے اور آپ نے اس بات سے منع فرمایا۔ تو کجا یہ الزام کہ اسلام جنگ پسند مذہب ہے اور جنگجو اور جنگوں کو ہوا دینے والا مذہب ہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کہے کہ مَیں حضرت یونس بن مَتّٰی سے بہتر ہوں۔ (صحیح البخاری کتاب احادیث الانبیاء باب قول اللہ تعالی وان یونس لمن المرسلین حدیث 3413)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’یہ اصول نہایت صحیح اور نہایت مبارک اور باوجود اسکے صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا ہے کہ ہم ایسے تمام نبیوں کو سچے نبی قرار دیں جن کا مذہب جڑ پکڑ گیا اور عمر پا گیا اور کروڑہا لوگ اس مذہب میں آ گئے۔ یہ اصول نہایت نیک اصول ہے اور اگر اس اصل کی تمام دنیا پابند ہو جائے تو ہزاروں فساد اور توہینِ مذہب جو مخالفِ امن عامہ خلائق ہیں، اُٹھ جائیں۔‘‘
(تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 258)

فرمایا کہ اگر یہ یقین ہو جائے کہ تمام انبیاء سچے ہیں تو یہ جو ہر طرف سے آوازیں اُٹھتی ہیں، ہر مذہب والا دوسرے مذہب کو برا کہنا شروع کر دیتا ہے تو یہ سب باتیں ختم ہو جائیں۔ اور دنیا میں جو فساد پیدا ہوا ہوا ہے، جو مخلوق کو آپس میں لڑا رہا ہے اور ایک بے امنی پیدا کی ہوئی ہے یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں۔ تو یہی آپ نے فرمایا کہ اسلامی تعلیم کا اور صلح کی بنیاد ڈالنے کا یہی اصول ہے۔ اور ایسا خوبصورت اصول ہے کہ اگر اسکے پابند ہو جائیں تو تمام دنیا امن کا ایک گہوارہ بن جائے۔ ہر انسان دوسرے انسان کی عزت و احترام کرنے لگ جائے۔ اپنے مذہب کی خوبیاں تو بیان کریں لیکن دوسرے کے مذہب کو کبھی بُرا نہ کہیں۔ دوسرے کے مذہب پر الزام تراشی کرنے کا مطلب ہے کہ اپنے مذہب کے دفاع کیلئے دلائل نہیں ہیں۔ اور جس میں دلائل نہیں ہیں اس کا مطلب ہے اس میں جھوٹ شامل ہے۔ تو لڑنے مارنے پر وہی لوگ آمادہ ہوتے ہیں جن کے پاس دلائل نہ ہوں اور جن کو اپنی سچائی پر یقین نہ ہو۔ اب بعض مذاہب کے لوگ کہتے ہیں، اور اُن کے دلوں میں یہ بات اتنی راسخ ہو چکی ہے، اس بری طرح گاڑ دی گئی ہے کہ وہ یہ بات ماننے کو تیار ہی نہیں کہ اسلام امن پسند مذہب ہے۔ اعتراض یہ ہوتا ہے کہ اگر ایسا ہے تو اسلام میں ابتدا میں کیوں جنگیں ہوئیں؟ یہ باتیں صرف علم کی کمی کی وجہ سے ہیں اور سنی سنائی باتوں پر یقین کرنے کی وجہ سے ہیں اور اسلام کی دشمنی کی وجہ سے اسلام کے خلاف جو ایک محاذ کھڑا ہوا ہے کہ اتنا پروپیگنڈا کرو کہ جھوٹ بھی سچ نظر آنے لگ جائے تو یہ اُس وجہ سے ہے۔ ورنہ اگر تاریخ پڑھیں، اُس کا مطالعہ کریں تو پتہ چل جائے گا کہ اسلام نے کبھی بھی جنگوں کی ابتداء نہیں کی، بلکہ جنگیں ٹھونسی گئی ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ’’ہم یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ اسلامی جنگ بالکل دفاعی جنگ تھے اور ان میں وہ شدت اور سخت گیری ہرگز نہ تھی جو موسیٰ اور یشوع کے جنگوں میں پائی جاتی ہے۔ اگر وہ یہ کہیں کہ موسیٰ اور یشوع کی لڑائیاں عذابِ الٰہی کے رنگ میں تھیں تو ہم کہتے ہیں کہ اسلامی جنگوں کو کیوں عذابِ الٰہی کی صورت میں تسلیم نہیں کرتے؟ موسوی جنگوں کو کیا ترجیح ہے۔ بلکہ ان اسلامی جنگوں میں تو موسوی لڑائیوں کے مقابلہ میں بڑی بڑی رعایتیں دی گئی ہیں۔ اصل بات یہی ہے کہ چونکہ وہ لوگ نوامیسِ الٰہیہ سے ناواقف تھے۔‘‘ (یعنی کہ اللہ تعالیٰ کی جو پہلی تعلیم تھی اُس سے ناواقف تھے) ’’اس لئے اللہ تعالیٰ نے اُن پر موسیٰ علیہ السلام کے مخالفوں کے مقابلہ میں بہت بڑا رحم فرمایا کیونکہ وہ غفور و رحیم ہے۔

پھر اسلامی جنگوں میں موسوی جنگوں کے مقابلہ میں یہ بڑی خصوصیّت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے خادموں کو مکّہ والوں نے برابر تیرہ سال تک خطرناک ایذائیں دیں اور تکلیفیں دیں اور طرح طرح کے دکھ اُن ظالموں نے دیئے۔ چنانچہ ان میں سے کئی قتل کئے گئے اور بعض بُرے بُرے عذابوں سے مارے گئے۔ چنانچہ تاریخ پڑھنے والے پر یہ امر مخفی نہیں ہے کہ بیچاری عورتوں کو سخت شرمناک ایذاؤں کے ساتھ مار دیا۔‘‘ (تکلیفوں کے ساتھ مارا گیا) ’’یہاں تک کہ ایک عورت کو دو اُونٹوں سے باندھ دیا اور پھر ان کو مختلف جہات میں‘‘ (مختلف طرفوں میں) ’’دوڑا دیا اور اس بیچاری کو چیر ڈالا۔ اس قسم کی ایذا رسانیوں اور تکلیفوں کو برابر تیرہ سال تک آنحضرت ﷺ اور آپؐ کی پاک جماعت نے بڑے صبر اور حوصلہ کے ساتھ برداشت کیا۔ اس پر بھی انہوں نے اپنے ظُلم کو نہ روکا اور آخرکار خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ اور جب آپؐ نے خدا تعالیٰ سے اُن کی شرارت کی اطلاع پا کر مکّہ سے مدینہ کو ہجرت کی۔ پھر بھی انہوں نے تعاقب کیا اور آخر جب یہ لوگ پھر مدینہ پر چڑھائی کر کے گئے تو اللہ تعالیٰ نے اُن کے حملہ کو روکنے کا حکم دیا۔ کیونکہ اب

کلامُ الامام

اللہ تعالیٰ کو کسی رپورٹ کی حاجت نہیں

وہ خود دیکھتا ہے اور سُنتا ہے، اگر تم تین ہو تو چوتھا خدا ہوتا ہے، اسلئے خدا کو اپنا نمونہ دکھاؤ

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 131)

طالبِ دُعا: بشیر احمد مشتاق (سابق صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

کلامُ الامام

اگر تمہارے نفسانی جوش اور بدزبانیاں ایسی ہیں جیسے تمہارے دشمنوں کی ہیں
پھر تم ہی بتاؤ کہ تم میں اور تمہارے غیروں میں کیا فرق اور امتیاز ہوا؟

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 131)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں کشمیر)

وہ وقت آ گیا تھا کہ اہل مکّہ اپنی شرارتوں اور شوخیوں کی پاداش میں عذابِ الٰہی کا مزہ چکھیں۔‘‘ فرمایا: ’’چنانچہ خدا تعالیٰ نے جو پہلے وعدہ کیا تھا کہ اگر یہ لوگ اپنی شرارتوں سے باز نہ آئیں گے تو عذابِ الٰہی سے ہلاک کئے جائیں گے وہ پُورا ہوا۔ خود قرآن شریف میں ان لڑائیوں کی یہ وجہ صاف لکھی ہے اُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقٰتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا ؕ وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرُ ۙ۝ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ (الحج: 40-41) یعنی ان لوگوں کو مقابلہ کی اجازت دی گئی جن کے قتل کیلئے مخالفوں نے چڑھائی کی (اس لیے اجازت دی گئی) کہ ان پر ظُلم ہوا۔ اور خدا تعالیٰ مظلوم کی حمایت کرنے پر قادر ہے۔ یہ وہ مظلُوم ہیں جو ناحق اپنے وطنوں سے نکالے گئے۔ ان کا گناہ بجز اس کے اَور کوئی نہ تھا کہ اُنھوں نے کہا کہ ہمارا ربّ اللہ ہے۔ یہ وہ آیت ہے جس سے اسلامی جنگوں کا سلسلہ شروع ہوتا ہے۔ پھر جس قدر رعائتیں اسلامی جنگوں میں دیکھو گے ممکن نہیں کہ مُوسوی یا یشوعی لڑائیوں میں اسکی نظیر مل سکے۔ موسوی لڑائیوں میں لاکھوں بیگناہ بچوں کا مارا جانا، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل، باغات اور درختوں کا جلا کر خاک سیاہ کر دینا تورات سے ثابت ہے۔ مگر ہمارے نبی کریم ﷺ نے باوصفیکہ ان شریروں سے وہ سختیاں اور تکلیفیں دیکھی تھیں جو پہلے کسی نے نہ دیکھی تھیں۔ پھر ان دفاعی جنگوں میں بھی بچوں کو قتل نہ کرنے، عورتوں اور بوڑھوں کو نہ مارنے، راہبوں سے تعلق نہ رکھنے اور کھیتوں اور ثمر دار درختوں کو‘ (یعنی پھل والے درختوں کو) ’’نہ جلانے اور عبادت گاہوں کے مسمار نہ کرنے کا حکم دیا جاتا تھا۔ اب مقابلہ کر کے دیکھ لو کہ کس کا پلّہ بھاری ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 71-72، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

تو جنگ میں جب آپ بھیجا کرتے تھے تو بڑی خاص ہدایات فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو فرمایا اس کی مزید تفصیل ایک حدیث سے ملتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب جنگ کرتے یا کوئی بھی فوج جنگوں کیلئے بھیجتے تو اُن کو سختی سے یہ حکم دیتے کہ کوئی عورت نہ ماری جائے، بچے نہ مارے جائیں، بوڑھوں سے تعرض نہ کیا جائے، بوڑھوں کو نہ چھیڑا جائے۔ (کنز العمال جزء 4 صفحہ 205، کتاب الجھاد / قسم الافعال، باب فی احکام الجھاد فصل فی الاحکام المتفرقة، حدیث 11421، دار الکتب العلمیة بیروت 2004ء)

درویشوں، راہبوں اور تارک الدنیا لوگوں کو کچھ نہ کہا جائے۔ (مسند الاحمد بن حنبل جلد اول صفحہ 768 مسند عبد اللہ بن عباس حدیث نمبر 2728 عالم الکتب بیروت 1998ء)

کسی کو آگ سے نہ جلایا جائے۔ (سنن الترمذی کتاب السیر باب 20/20، حدیث 1571)

کسی جانور کو قتل نہ کیا جائے، کسی درخت کو نہ کاٹا جائے، اپنے مخالفوں کی طرح کسی دشمن مقتول کے ناک کان نہ کاٹے جائیں۔ پھر جب فتح ہو جاتی تو پھر یہ اعلان فرماتے کہ کسی زخمی کو قتل نہیں کرنا۔

(کنز العمال جزء 4 صفحہ 205 کتاب الجھاد / قسم الافعال، باب فی احکام الجھاد فصل فی الاحکام المتفرقة، حدیث 11419، 11420، 11421، دار الکتب العلمیة بیروت 2004ء)

کسی بھاگنے والے کا زیادہ تعاقب نہیں کرنا۔

(صحیح بخاری کتاب الجھاد والسیر باب من رأی العدو فنادی باعلی صوتہ...... الخ، حدیث 3041)

پھر قیدیوں کے بارے میں فرماتے کہ ان سے حسنِ سلوک کرو۔ چنانچہ جنگِ بدر کے قیدی خود کہتے ہیں کہ خدا کی قسم مسلمان خود پیدل چلتے اور ہمیں سوار کرتے۔ خود بھوکے رہتے لیکن ہمیں کھانا کھلاتے۔ خود پیاسے رہتے مگر ہمیں پانی پلاتے۔ (کتاب المغازی للواقدی جزء اول صفحہ 116-117 ’’بدر القتال‘‘ دار الکتب العلمیة بیروت 2004ء)

تو اسلام کو جنگجو اور دہشت گرد مذہب قرار دینے والے ذرا سوچیں، کیا جنگجو مذہب اس قسم کی ہدایات دیا کرتے ہیں۔ چند لوگوں کے یا چند تنظیموں کے اپنے مفاد کو اسلام کی تعلیم کا نام نہ دیا جائے۔ آج کی اس دنیا میں جب انسان اپنے آپ کو بہت زیادہ مہذب سمجھتا ہے اور سلجھا ہوا سمجھتا ہے لیکن کیا ان اعلیٰ اقدار کا مظاہرہ نظر آتا ہے۔ اب دیکھ لیں کہ جب ہوائی جہازوں سے بم برسائے جا رہے ہوتے ہیں یا توپوں کے گولے شہری آبادیوں پر داغے جا رہے ہوتے ہیں تو کس قدر معصوموں کا اور بچوں کا خون ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر کوئی دہشت گرد ہے بھی تو کر کوئی رہا ہوتا ہے اور بھر کوئی رہا ہوتا ہے۔ اب دیکھ لیں کہ جن علاقوں میں بدامنی ہے، اخباروں میں روزانہ آتا ہے کہ وہاں بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کے جنازے اُٹھ رہے ہوتے ہیں۔ تو پھر یہ کونسی حسین تعلیم ہوئی۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآنِ کریم میں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: ’’مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا (سورة المائدہ: 33) یعنی جس شخص نے ایسے شخص کو قتل کیا کہ اُس نے کوئی ناحق کا خون نہیں کیا تھا یا کسی ایسے شخص کو قتل کیا جو نہ بغاوت کے طور پر امنِ عامہ میں خلل ڈالتا تھا اور نہ زمین میں فساد پھیلاتا تھا تو اس نے تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔ یعنی بے وجہ ایک انسان کو قتل کر دینا خدا کے نزدیک ایسا ہے کہ گویا تمام بنی آدم کو ہلاک کر دیا۔‘‘ فرمایا کہ ’’ان آیات سے ظاہر ہے کہ بے وجہ کسی انسان کا خون کرنا کس قدر اسلام میں جرمِ کبیر ہے۔‘‘

(چشمہ معرفت، روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 394)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔ قرآنِ شریف فرماتا ہے مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ (سورة المائدہ: 33) یعنی جو شخص کسی نفس کو بلا وجہ قتل کر دیتا ہے وہ گویا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔‘‘ فرمایا ’’ایسا ہی مَیں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 271، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

حدیث میں ایک روایت ہے۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے بھائی ابوعزیز بن عمیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بدر کی لڑائی میں مَیں بھی مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ قیدیوں سے حسنِ سلوک کرنے کا حکم تھا تو کہتے ہیں کہ مَیں انصار کے کچھ لوگوں کے پاس تھا۔ اُن لوگوں کا حال یہ تھا کہ دوپہر اور شام کا کھانا جب لاتے تو خود کھجور کھا لیتے اور مجھے روٹی کھلاتے۔

(السیرة النبویة لابن ہشام صفحہ ذکر رؤیا عاتکة بنت عبد المطلب/ مقتل النضر وعقبة صفحہ 439 دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

حالت ایسی تھی کہ پوری طرح کھانا تو میسر نہیں تھا، جو تھوڑا بہت میسر آتا تھا وہ قیدیوں کو لا دیتے تھے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قیدیوں سے اچھا برتاؤ کرنے کی نصیحت فرمائی ہوئی تھی۔

پھر حَسَن بن اَسود بیان کرتے ہیں کہ ایک غزوہ کے موقع پر مقتولین میں کچھ بچوں کی نعشیں بھی پائی گئیں۔ حضورؐ کو جب پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے جنگجو مَردوں کے ساتھ معصوم بچوں کو بھی قتل کر ڈالا۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ مشرکوں کے بچے ہی تو تھے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا آج تم میں سے جو بہترین لوگ ہیں وہ بھی کل مشرکوں کے بچے ہی تو تھے۔ (تم لوگ جو آج اسلام لے آئے ہو، کل تک تم بھی تو مشرکوں کے بچے ہی تھے۔) یاد رکھو کہ کوئی بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو نیک فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔ اُس کی یہ کیفیت اُس وقت تک باقی رہتی ہے جب تک وہ بولنا سیکھتا ہے۔ اس کے بعد اُس کے ماں باپ اُسے یہودی یا عیسائی بنا دیتے ہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبة جزء 7 صفحہ 656، کتاب الجہاد باب من ینھی عن قتلہ فی دار الحرب، دار الفکر بیروت)

نصیحت کرنے کا مقصد یہ تھا کہ بچوں کو اس لئے قتل کرنا کہ وہ مشرکوں کے بچے ہیں، سخت گناہ ہے۔

تو دیکھیں یہ حسین تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا رہا ہے اور جماعت احمدیہ بھی اب اس پر عمل کرنے کا دعویٰ کرتی ہے اور کر رہی ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آمد کے بعد سے جماعت احمدیہ کا مؤقف ہی یہ ہے کہ اب کسی قسم کا جو تلوار کا جہاد ہے وہ حرام ہو چکا ہے۔ لیکن یہ بچوں کا قتل اور یہ وہ باتیں جو مَیں نے بیان کیں۔ آج کی دنیا میں دیکھ لیں تو یہ مہذب کہلانے والے جب جنگیں کر رہے ہوتے ہیں تو یہ سب کچھ وہ خود بھی کر رہے ہیں۔

پھر آزادیٔ ضمیر کی اور آزادیٔ مذہب کی جو اسلام نے اجازت دی ہے، وہ کسی اور مذہب میں اس طرح نہیں۔

اس کیلئے مَیں یہ روایت بیان کرتا ہوں جو یہ سمجھنے کیلئے کافی ہے کہ مخالفین کے بعض گروہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رعایا بن جانے کے باوجود اپنے پرانے مذہب پر قائم رہنا چاہتے تھے۔ اس لئے اُن کے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ اب ان کا کیا بنے گا۔ کیونکہ وہ جانتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ ہی یہ تھا کہ ہر انسان کو یہ حق حاصل ہونا چاہئے کہ وہ جو مذہب چاہے اختیار کر لے۔ مخالف گروہ چونکہ آپ کے اس مطالبہ کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ اس لئے مخالفین کو یہ خیال تھا۔ گو اسلام کی تعلیم تو یہی ہے لیکن خود اُن کا عمل کیونکہ یہ نہیں تھا اور مسلمانوں پر وہ زبردستی کیا کرتے تھے اس لئے اُن کو خوف پیدا ہو رہا تھا۔ اس لئے جب وہ مخالفین خود مغلوب ہو گئے اور جب مسلمانوں نے اُن پر غلبہ پا لیا تو پھر اُن میں خوف پیدا ہوا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کی خفت مٹانے کیلئے ایک بار اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ جس اصول کو منوانے کیلئے مَیں تم سے لڑا ہوں، اُسے تمہاری مخالفت کی وجہ سے ترک نہیں کیا جائے گا۔ بیشک تم نے اپنی ظالمانہ ذہنیت کے ماتحت ایک غلط روش اختیار کی تھی لیکن حق ہر حال میں قائم رہے گا۔ جاؤ تم پر کوئی گرفت نہیں۔ تم میں سے ہر ایک مذہب کے بارہ میں آزاد ہے۔ تم ہمارے ذمّی ہو۔ اللہ اور اُس کے رسول تمہاری ہر قسم کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ تو یہ ہے آزادیٔ مذہب۔

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس

کوئی احمدی نوجوان ایسا نہیں ہونا چاہیے
جو دنیاداروں کی طرح غفلت میں زندگی بسر کرے

(پیغام بر موقع سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ جرمنی 2019)

طالبِ دعا: عبد الرحمن خان اینڈ فیملی، جماعتِ احمدیہ پنکال (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفة المسیح الخامس

مجلس خدام الاحمدیہ کی ایک بڑی
ذمہ داری خلافتِ احمدیہ کی حفاظت ہے

(مجلس خدام الاحمدیہ برطانیہ کے قائدین فورم 2019 سے خطاب)

طالبِ دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اسلام پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ جبر سے پھیلا تو فرمایا: ’’مَیں نہیں جانتا کہ ہمارے مخالفوں نے کہاں سے اور کس سے سن لیا کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ خدا تو قرآنِ شریف میں فرماتا ہے۔ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ (البقرہ:257) یعنی دینِ اسلام میں جبر نہیں۔ تو پھر کس نے جبر کا حکم دیا۔ اور جبر کے کونسے سامان تھے۔ اور کیا وہ لوگ جو جبر سے مسلمان کئے جاتے ہیں اُن کا یہی صدق اور یہی ایمان ہوتا ہے کہ بغیر کسی تنخواہ پانے کے، باوجود دو تین سو آدمی ہونے کے ہزاروں آدمیوں کا مقابلہ کریں اور جب ہزار تک پہنچ جاویں تو کئی لاکھ دشمن کو شکست دے دیں۔ اور دین کو دشمن کے حملہ سے بچانے کیلئے بھیڑوں بکریوں کی طرح سر کٹا دیں۔ اور اسلام کی سچائی پر اپنے خون سے مہریں کر دیں۔ اور خدا کی توحید کے پھیلانے کیلئے ایسے عاشق ہوں کہ درویشانہ طور پر سختی اُٹھا کر افریقہ کے ریگستان تک پہنچیں اور اس ملک میں اسلام کو پھیلا دیں اور پھر ہر یک قسم کی صعوبت اُٹھا کر چین تک پہنچیں۔ نہ جنگ کے طور پر بلکہ محض درویشانہ طور پر‘‘۔ (ان جگہوں پر جنگ سے نہیں گئے بلکہ درویشانہ طور پر گئے۔ مبلغ بن کر گئے)‘‘ اور اس ملک میں پہنچ کر دعوتِ اسلام کریں...... تم اِیماناً کہو کہ کیا یہ کام اُن لوگوں کا ہے جو جبراً مسلمان کئے جاتے ہیں؟ جن کا دل کافر اور زبان مومن ہوتی ہے؟ نہیں۔ بلکہ یہ اُن لوگوں کے کام ہیں جن کے دل نورِ ایمان سے بھر جاتے ہیں اور جن کے دلوں میں خدا ہی خدا ہوتا ہے۔‘‘

(پیغام صلح، روحانی خزائن، جلد23، صفحہ 469-468)

پھر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ: ’’تمام سچے مسلمان جو دنیا میں گزرے ہیں، کبھی اُن کا عقیدہ یہ نہیں ہوا کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے بلکہ ہمیشہ اسلام اپنی ذاتی خوبیوں کی وجہ سے دنیا میں پھیلا ہے۔ پس جو لوگ مسلمان کہلا کر صرف یہی بات جانتے ہیں کہ اسلام کو تلوار سے پھیلانا چاہئے وہ اسلام کی ذاتی خوبیوں کے معترف نہیں ہیں اور ان کی کارروائی درندوں کی کارروائی سے مشابہ ہے۔‘‘

فرمایا ’’قرآنِ کریم میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کیلئے تلوار مت اُٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو۔ اور یہ مت خیال کرو کہ ابتدا میں اسلام میں تلوار کا حکم ہوا، کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کیلئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمنوں کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کیلئے اور یا امن قائم کرنے کیلئے کھینچی گئی تھی۔ مگر دین کیلئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔‘‘ (ستارہ قیصریہ، روحانی خزائن، جلد15، صفحہ 121-120)

اسلام کی رواداری کے اعلیٰ معیار کیا تھے؟ اس کی مثال دیتا ہوں۔

جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نجران کا عیسائی وفد آیا تو وہ لوگ عصر کے بعد مسجدِ نبوی میں آئے اور گفتگو کرتے رہے۔ گفتگو کرتے کرتے ان کی عبادت کا وقت آ گیا۔ غالباً اتوار کا دن ہوگا۔ چنانچہ وہ وہیں مسجد میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کیلئے کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے، مسلمان صحابہ نے اُس وقت چاہا کہ اُنہیں روک دیں۔ مگر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا مت کرو۔ چنانچہ انہوں نے اسی جگہ مشرق کی طرف منہ کیا اور اپنے طریق کے مطابق عبادت کی۔ (السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 396 امر السید والعاقب و ذکر المباھلۃ/ صلاتھم الی المشرق، دار الکتب العلمیہ بیروت 2001ء)

پھر فتحِ مکّہ کا واقعہ ہے کہ طائف سے بنوثقیف کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اُن کیلئے مسجد میں خیمے نصب کرائے اور وہاں اُن کو ٹھہرایا۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! یہ پلید مشرک قوم ہے، مسجد میں ان کا ٹھہرانا مناسب نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارشادِ الٰہی: اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ میں دل کی طرف اشارہ ہے۔ جسموں کی ظاہری گندگی مراد نہیں اور نہ کوئی انسان ان معنوں میں پلید ہے۔ کیونکہ سب انسان پاک ہیں اور وہ ہر مقدس جگہ میں بلا روک ٹوک جا سکتے ہیں۔ (احکام القرآن للجصاص، جلد 4، صفحہ 279، سورۃ التوبۃ زیر آیت ما کان للمشرکین ان یعمر وامساجد اللہ...... بحوالہ المکتبۃ الشاملۃ cd)

اب انسان کون کون سے واقعات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرے۔

ایک اور واقعہ بیان کرتا ہوں۔ اسکے سننے کے بعد تو کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ انسان کہے کہ اسلام جبر سے پھیلا ہے یا جبر کا حکم دیتا ہے۔

صفوان بن امیہ مشرکینِ مکہ کے اُن سرداروں میں سے تھا جو عمر بھر مسلمانوں سے لڑائیاں کرتے رہے۔ فتح مکہ کے موقع پر اُس نے عکرمہ کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے اعلانِ امن کے باوجود خالد بن ولید کے دستے پر حملہ کیا لیکن پھر بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کیلئے کوئی خاص سزا کا اعلان نہیں فرمایا۔ مکّہ فتح ہونے کے بعد عکرمہ بھی اور یہ لوگ بھی خوفزدہ تھے، شرمندہ بھی تھے تو یمن کی طرف بھاگ کھڑے ہوئے۔ کیونکہ صفوان اپنے جرائم سے خوب واقف تھا اور اسکا یہ خیال تھا کہ اسکی معافی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ تو اُسکے چچا حضرت عمیر بن وہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ نے تو ہر کالے گورے کو اَمان دے دی ہے۔ اپنے چچازاد بھائی کا بھی خیال رکھیں، اُس کو بھی معاف کر دیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیک ہے معاف کیا۔ اس بات پر وہ صفوان کے پاس گئے اور اُس کو معافی کی خبر دی۔ وہ یمن کی طرف جا رہا تھا، راستے میں پکڑ لیا۔ تو اُس کو یقین نہیں آتا تھا کہ میری معافی ہو سکتی ہے۔ اُسکے کرتوت ایسے تھے کہ جو بظاہر ناقابل معافی تھے۔ وہ حضرت عمیرؓ کو کہہ رہے تھے کہ جھوٹ بول رہے ہو، پرے ہٹ جاؤ، میری نظروں سے دُور ہو جاؤ۔ مجھے کس طرح معافی مل سکتی ہے؟ مجھے تو مسلمانوں سے اپنی جان کا خطرہ ہے۔ حضرت عمیرؓ نے اُسے سمجھایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے تصور سے بھی کہیں بہت زیادہ احسان کرنے والے ہیں۔ اور حلیم اور کریم ہیں۔ اور اُن کی عزت تمہاری عزت اور اُن کی حکومت تمہاری حکومت ہے۔ اس یقین دہانی پر صفوان نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آتے ہی پہلا سوال یہ کیا کہ کیا آپ نے مجھے امان دی ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں مَیں نے تمہیں اَمان دی ہے۔ پھر صفوان نے عرض کیا کہ مجھے دو ماہ کی مہلت دیں کہ اپنے مذہب پر قائم رہوں۔ (یعنی میں اسلام نہیں لاؤں گا) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دو ماہ کی مہلت مانگتے ہو مَیں تمہیں چار مہینے کی مہلت دیتا ہوں۔ تو یوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلیٰ درجہ کا جو حسنِ سلوک تھا اور جو خُلقِ عظیم تھا، اُسکی ایک شاندار مثال قائم فرمائی۔ تو یہ جو مہلت اُسکو دی گئی تھی، اُس نے جب (اس میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حسنِ سلوک اور آپؐ کی سخاوت دیکھی تو وہ چند دن کے بعد ہی مسلمان ہو گیا اور اُس کا واقعہ بھی اس طرح ہوا کہ محاصرہ طائف سے واپسی پر جب حضور ایک وادی کے پاس سے گزرے۔ تو یہ صفوان بھی ساتھ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مال ریوڑ وغیرہ وہاں اُس وادی میں چَر رہے تھے۔ سو صفوان حیران ہو کر اور بڑی لالچ سے اُس ریوڑ کو دیکھنے لگا۔ تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کی نظر کو پہچان لیا اور فرمایا کہ اے صفوان! کیا یہ جانور تجھے بہت اچھے لگ رہے ہیں۔ اُس نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ یہ سب تمہیں بخش دیئے۔ صفوان بے اختیار کہہ اُٹھا کہ خدا کی قسم! اتنی بڑی عطا اتنی خوشدلی سے سوائے نبی کے کوئی نہیں کر سکتا۔ اور اُسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا۔ (السیرۃ الحلبیۃ وھو الکتاب المسمی انسان العیون فی سیرۃ الامین والمأمون، جلد 3 صفحہ 135، باب ذکر مغازیہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم / فتح مکۃ شرفھا اللہ تعالی دار الکتب العلمیہ بیروت 2002ء)

تو یہ اسلامی تعلیم کے وہ اعلیٰ معیار، وہ نظارے ہیں جو اس زمانے میں دوبارہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں سکھائے اور ان پر عمل کرنے کی تلقین فرمائی تا کہ تمام دنیا میں محبت، رواداری اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو جائے اور قائم ہو جائے اور انشاء اللہ تعالیٰ اسی عزم کے ساتھ جماعت احمدیہ ساری دنیا میں پیغام پہنچا رہی ہے۔

تو یہ اسلامی تعلیم کے وہ چند پہلو ہیں جن کا مَیں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ اور بہت سارے پہلو ہیں جن کی مثالیں دی جا سکتی ہیں لیکن وقت کے لحاظ سے اتنا ہی بیان کر سکتا تھا۔ اور یہ وہ چند پہلو ہیں جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ تلقین کی اور اپنے عمل سے ان پر عمل پیرا ہو کر دکھایا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ان اعلیٰ اقدار اور اخلاق سے بھری پڑی ہے لیکن وقت کی رعایت کی وجہ سے مَیں بیان نہیں کر سکتا۔ اور ان اعلیٰ اخلاق اور اقدار کی مثالیں ہمیں صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں ہی نظر نہیں آتیں بلکہ آپ کی قوتِ قدسی اور تربیت کا اثر یہ تھا کہ یہ اعلیٰ اخلاق اور یہ اعلیٰ معیار آپ کے صحابہ میں بھی پائے جاتے تھے۔ اس لحاظ سے مَیں توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک احمدی کا عمل بھی اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں یہی ہونا چاہئے اور ہر غیر جو دیکھنے والا ہے وہ احمدی کو دیکھ کر یہ کہے کہ اسلام کا اصل، صحیح اور ٹھیٹھ نمونہ اگر دیکھنا ہے تو ان احمدیوں میں دیکھو۔ ان احمدیوں میں تلاش کرو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جو ہم سے توقعات ہیں اور جیسا وہ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں، اس کے بارے میں آپ کے الفاظ میں کچھ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

زندہ وہی ہیں جو کہ خدا کے قریب ہیں | مقبول بن کے اُس کے عزیز و حبیب ہیں
تقویٰ یہی ہے یارو کہ نخوت کو چھوڑ دو | کبر و غرور و بخل کی عادت کو چھوڑ دو

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

تقویٰ کی جڑ خدا کیلئے خاکساری ہے | عفّت جو شرط دیں ہے وہ تقویٰ میں ساری ہے
جو لوگ بدگمانی کو شیوہ بناتے ہیں | تقویٰ کی راہ سے وہ بہت دُور جاتے ہیں

طالبِ دُعا: افرادِ خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ سورو (صوبہ اڈیشہ)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا | ترکِ رضائے خویش پئے مرضئ خدا
جو مر گئے انہیں کے نصیبوں میں ہے حیات | اس راہ میں زندگی نہیں ملتی بجز ممات

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

بیان کرتا ہوں۔اور ہر احمدی کی کوشش ہونی چاہئے کہ وہ ان پر عمل کرے۔حضور فرماتے ہیں کہ:’’سواے دوستو! اس اصول کو محکم پکڑو۔ہر ایک قوم کے ساتھ نرمی سے پیش آؤ۔نرمی سے عقل بڑھتی ہے اور بردباری سے گہرے خیال پیدا ہوتے ہیں۔اور جو شخص یہ طریق اختیار نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔اگر کوئی ہماری جماعت میں سے مخالفوں کی گالیوں اور سخت گوئی پر صبر نہ کر سکے تو اس کا اختیار ہے کہ عدالت کے رُو سے چارہ جوئی کرے۔مگر یہ مناسب نہیں ہے کہ سختی کے مقابل سختی کر کے کسی مفسدہ کو پیدا کریں۔‘‘ (یعنی سختیوں کی وجہ سے کوئی فساد پیدا کرے) ’’یہ تو وہ وصیّت ہے جو ہم نے اپنی جماعت کو کر دی۔اور ہم ایسے شخص سے بیزار ہیں اور اس کو اپنی جماعت سے خارج کرتے ہیں جو ان پر عمل نہ کرے۔‘‘

(کتاب البریہ، روحانی خزائن، جلد 13 صفحہ 17)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ:’’مَیں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کیلئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اسکی خبر گیری کیلئے تیار نہیں ہوتا۔یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اُس کیلئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اُسے بھی دے سکو۔اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں لیکن اُس کی کچھ پروا نہیں۔یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہیں، خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔‘‘

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 215، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

پھر آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ’’بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو اور مخلوق کی بھلائی کی کوشش کرتے رہو۔اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ......بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُنکی تحقیر۔اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خودنمائی سے اُنکی تذلیل۔اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔‘‘

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 12-11)

پھر آپ نے اپنی جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرمایا کہ:’’چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔اور ہر ایک کیلئے سچے ناصح بنو اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔‘‘ فرمایا ’’یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو مَیں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہو گا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو۔اور یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں ہے۔اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو اور صبر اور حلم سے کام لو اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔اور جذباتِ نفس کو دبائے رکھو۔اور اگر بحث کرو یا کوئی مذہبی گفتگو ہو تو نرم الفاظ اور مہذبانہ طریق سے کرو۔اور اگر کوئی جہالت سے پیش آوے تو سلام کہہ کر ایسی مجلس سے جلد اُٹھ جاؤ۔‘‘ پھر فرمایا کہ ’’تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ 221 اشتہار بعنوان ’’اپنی جماعت کو متنبہ کرنے کیلئے ایک ضروری اشتہار‘‘ اشتہار نمبر 191 مطبوعہ ربوہ)

آپ مسلمانوں سے بھی، اپنوں سے بھی، غیروں سے بھی، دوسرے مذہب والوں سے بھی ہمدردی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اُسے چھوڑ دے اور اُس سے دُور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اُسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروّت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے۔‘‘ فرمایا کہ ’’یاد رکھو ہمدردی کا دائرہ میرے نزدیک بہت وسیع ہے۔کسی قوم اور فرد کو الگ نہ کرے۔مَیں آجکل کے جاہلوں کی طرح یہ نہیں کہنا چاہتا کہ تم اپنی ہمدردی کو صرف مسلمانوں سے ہی مخصوص کرو۔نہیں۔مَیں کہتا ہوں کہ تم خدا تعالیٰ کی ساری مخلوق سے ہمدردی کرو خواہ وہ کوئی ہو۔ہندو ہو یا مسلمان ہو یا کوئی اَور۔مَیں کبھی ایسے لوگوں کی باتیں پسند نہیں کرتا جو ہمدردی کو صرف اپنی ہی قوم سے مخصوص کرنا چاہتے ہیں۔......یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ نیکی کو بہت پسند کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس کی مخلوق سے ہمدردی کی جاوے۔اگر وہ بدی کو پسند کرتا تو بدی کی تاکید کرتا۔مگر اللہ تعالیٰ کی شان اس سے پاک ہے۔سُبْحَانَہٗ تَعَالٰی شَانُہٗ۔‘‘ پھر فرمایا ’’پس تم جو میرے ساتھ تعلق رکھتے ہو یاد رکھو کہ تم ہر شخص سے خواہ وہ کسی مذہب کا ہو، ہمدردی کرو اور بلا تمیز ہر ایک سے نیکی کرو کیونکہ یہی قرآن شریف کی تعلیم ہے۔ وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا (الدھر:9)‘‘ فرمایا کہ ’’وہ اسیر اور قیدی جو آتے تھے اکثر کفّار ہی ہوتے تھے۔

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 216 تا 219، ایڈیشن 2003ء، مطبوعہ ربوہ)

تو یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں دے رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی نصائح پر عمل کرنے والا بنائے۔ہمیں صحیح معنوں میں عبادالرحمن بننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم میں سے ہر ایک ہر وقت خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کیلئے تیار ہو۔اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔اللہ تعالیٰ تمام دنیا کو انسانی زندگی کی اہمیت کا احساس دلائے اور دنیا میں امن، سلامتی اور بھائی چارے کی فضا پیدا ہو۔

قادیان میں جو لوگ اس وقت جلسہ سننے کیلئے آئے ہوئے ہیں، بیٹھے ہوئے ہیں، (رابطہ تو ٹھیک ہے) اب اُن کیلئے اللہ تعالیٰ اُن سب شاملین کو ویسے تو اس وقت ایم ٹی اے کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا میں ہر جگہ لوگ جلسہ میں شامل ہیں، لیکن اس وقت جو قادیان میں لوگ موجود ہیں اللہ تعالیٰ سب کو (جلسہ کی برکات سے فیضیاب فرمائے اور ان تین دنوں میں دیارِ مسیح میں پہنچ کر جن روحانی فیوض سے ان سب نے فیض حاصل کیا ہے، اللہ تعالیٰ اُن کی نسلوں میں بھی یہ فیض ہمیشہ جاری رکھے اور ان دنوں میں وہاں آئے ہوئے لوگوں کو جو دعاؤں کی توفیق ملی ہے، شاملین کو جو دعاؤں کی توفیق ملی ہے، اللہ تعالیٰ اُنہیں قبول فرمائے۔اللہ تعالیٰ اُن سب شاملین کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جلسہ میں شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں ہیں، اُن کا وارث بنائے۔اور آپ سب کو اسلام اور احمدیت کی پیاری تعلیم کو، اس امن پسند تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تک پہنچائی اور جس پر مسلمانوں کو عمل کرنے کی نصیحت فرمائی اور توقع فرمائی۔اللہ تعالیٰ سب شاملین جلسہ کو جو اس وقت قادیان میں موجود ہیں، خیر و عافیت سے اپنے گھروں میں لے جائے۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ خیریت سے اپنے گھروں کو پہنچیں اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ اُن کی حفاظت فرماتا رہے۔

اب دعا ہو گی لیکن ایک چھوٹی سی بات اور مَیں عرض کرنا چاہتا ہوں۔گزشتہ دنوں ایران میں ایک خوفناک زلزلہ آیا ہے اور بڑی تباہی پھیلی ہے۔ہمدردی کا تقاضا یہ ہے کہ اُن کیلئے دعائیں بھی کی جائیں اور مالی مدد بھی۔میرا خیال ہے کہ مختلف ملکوں میں بہرحال کوئی ایسے طریقہ کار رائج ہوئے ہوں گے جو مدد اُن تک پہنچ سکے۔تو ہر ملک میں جو امراء ہیں وہ اپنے اپنے حالات کے مطابق جائزہ لے کر کوئی لائحہ عمل تجویز کریں اور ان لوگوں کی، آفت زدہ لوگوں کی، خدمت کی کوشش کریں۔اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اس موقعہ پر حضور انور نے منتظمین سے استفسار فرمایا کہ اس کے بعد تو کوئی رپورٹ نہیں آئی؟ ایم ٹی اے کی کوالٹی اور تعداد کے بارے میں تو کوئی رپورٹ نہیں؟ پھر فرمایا: اُن کی تعداد کی پہلی رپورٹ یہ تھی کہ لوگ آ رہے ہیں۔اس کے مطابق اُن کا اندازہ تھا کہ اللہ کے فضل سے پچاس ہزار تک حاضری پہنچ جائے گی۔اب پہنچی ہے یا نہیں، بہرحال ابھی تک اس کی رپورٹ نہیں آئی۔لیکن جو بھی ہے قادیان کے لحاظ سے یہ بہت بڑی تعداد ہے اور الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا جتاہے، جو پریس ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ کو بڑی کوریج دے رہا ہے۔اور سات ٹی وی چینلز بھی جلسہ کی کوریج دے رہے ہیں، الحمدللہ۔اور وہاں کے منسٹر اور دوسرے جو اچھے لوگ ہیں وہ بھی جلسہ میں خود حاضر ہوئے یا پیغامات پہنچائے۔بہرحال اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے جو کھلے دل سے مذہب کی تفریق کے بغیر انسانیت کے جذبے سے کام کرنے والے ہیں۔اب دعا کر لیں۔ ☆☆

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 15 مارچ 2013)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330

طالبِ دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیربھوم۔بنگال)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

Near Railway Gate, Soro, Balasore-45, ODISHA
Prop. : Sk. Ishaque, Con. No. 7873776617, 9778116653, 9937080096

آج آپ لوگوں کو مصمم ارادہ کرنا چاہئے کہ ہم نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نقش قدم پر چلنا ہے اور سائنس کے میدان میں اعلیٰ کردار ادا کرنا ہے

❁ اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے اپنے علمی کام سرانجام دیں

❁ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت آپ کے دل و دماغ میں اچھی طرح راسخ ہونے چاہئیں

❁ ایک احمدی سائنسدان کا طرہ امتیاز ہونا چاہئے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی تحقیقات بجالائے

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدیہ مسلم ریسرچ ایسوسی ایشن کی سالانہ کانفرنس منعقدہ 14؍دسمبر 2019 سے بصیرت افروز خطاب

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب بزبانِ انگریزی کا آغاز تشہد، تعوذ اور تسمیہ سے فرمایا جس کے بعد سورۃ آل عمران کی آیات 191 اور 192 کی تلاوت کی اور ان کا انگریزی ترجمہ پیش فرمایا۔

حضورِانور نے فرمایا کہ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحبِ عقل لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں۔ وہ لوگ جو اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے بھی اور بیٹھے ہوئے بھی اور اپنے پہلوؤں کے بل بھی اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور وفکر کرتے رہتے ہیں۔ (اور بے ساختہ کہتے ہیں) اے ہمارے ربّ! تُو نے ہرگز یہ بے مقصد پیدا نہیں کیا۔ پاک ہے تُو۔ پس ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے آج آپ پہلی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی کانفرنس بہت مفید ثابت ہوئی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں جن کی تلاوت میں نے ابھی کی ہے آسمان اور زمین کی تخلیق کے حوالہ سے ذکر فرمایا ہے اور ہمیں ترغیب دلائی ہے کہ ہم آسمان اور زمین کی تخلیق کے بارے میں سوچیں اور غور کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتیں عطا کی ہیں اور جو کچھ ہمارے لیے بنایا ہے ہماری بہتری کیلئے پیدا کیا ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کائنات کے حوالہ سے جو بھی باتیں بیان کی ہیں انسان جب ان کے بارہ میں سوچتا ہے تو انسان اللہ تعالیٰ کا بہت شکر ادا کرتا ہے۔

حضورِانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب کائنات پر غور اور فکر کے بعد انسان اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ خدا تعالیٰ موجود ہے۔ جب انسان رات اور دن کے آگے پیچھے آنے پر غور کرتا ہے تو اسے یہ بات ماننی پڑے گی کہ خدا تعالیٰ ہی اس نظام کا خالق ہے۔

حضور انور نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے کائنات کی تخلیق کو سمجھنے کے حوالہ سے مدد مانگی جاتی ہے اور اسکے حضور جھکا جاتا ہے تا کہ کائنات کی باریکیاں معلوم ہوں تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے راز کھولتا ہے اور لوگوں کی رہنمائی فرماتا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی تخلیق کے بارے میں مسلسل سوچنے کے بعد انسان خدا تعالیٰ کو پہچاننے لگ جاتا ہے۔

حضور انور نے سورۃ آل عمران کی تلاوت کردہ آیات کے حوالے سے فرمایا کہ ان میں ایک سچے مومن کی علامات ہیں اور یہی ان کیلئے کامیابی اور عزت کا موجب ہیں۔

حضور انور نے تمام احمدی سائنسدانوں اور محققین کو متوجہ فرمایا کہ وہ بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی تحقیقات اور علمی کام بجا لائیں۔ اگر اس طرح وہ کام کریں گے تو خدا تعالیٰ قدم قدم پر ان کی تائید اور نصرت فرمائے گا۔ دنیا دار لوگ سائنسی تحقیقات صرف دنیاوی فوائد کیلئے بجالاتے ہیں جبکہ اسکے مقابلہ پر ایک مومن کی تحقیق نہ صرف دنیاوی ترقی کا باعث بنتی ہے بلکہ دنیا کے سامنے خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت بھی مہیا کرنے والی ہوتی ہے۔ اس طریقے سے کام کرنے کے بارے حضور انور نے مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی مثال بیان فرمائی کہ انہوں نے اس نہج پر کام کیا اور اعلیٰ کامیابی سے ہم کنار ہوئے۔

احمدی سائنسدانوں کو نصیحت فرماتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ وہ اپنے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے اور خدا تعالیٰ کے حقوق ادا کرتے ہوئے اپنے علمی کام سرانجام دیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت آپ کے دل و دماغ میں اچھی طرح راسخ ہونے چاہئیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے گا۔

حضور انور نے ایک تاریخی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ایک مرتبہ ایک سیّاح، ڈاکٹر کلیمنٹ Wragge قادیان تشریف لائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان سے سائنس کے حوالے سے گفتگو فرمائی۔ اس دوران حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ سائنس جتنی مرضی ترقی کر لے وہ کبھی بھی خدا تعالیٰ کی ہستی اور قرآن کریم کی تعلیم کو جھٹلا نہیں سکے گی بلکہ ہر ترقی اس کی صداقت کو مزید روشن تر کرے گی۔

حضورِانور نے فرمایا کہ قرآن کریم اپنے متبعین کو علم کے حصول سے نہیں روکتا بلکہ اس کی ترغیب دلاتا ہے۔ صرف مخلوق خدا کی تغیر یا غیر فطرتی عمل بجالانے سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے جس سے انسان اپنی حدود سے نکل کر خدا کے دائرہ کار میں آجاتا ہے۔ اس کا نتیجہ نہ صرف اگلے جہان میں جہنم ہوگا بلکہ اس دنیا کو بھی جہنم بنانے کا موجب ہوتا ہے۔ پس اس اصل کو احمدی سائنسدانوں کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیے اور صرف ایسے تحقیقاتی کام کرنے چاہئیں جن سے انسانیت کو فائدہ ہو۔ یہ ایک احمدی سائنسدان کا طرہ امتیاز ہونا چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حدود کے اندر رہتے ہوئے اپنی تحقیقات بجالائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ کئی مسلمان سائنسدانوں نے اسلام کے ابتدائی دَور میں سائنس کے بہت سے میدانوں میں غیر معمولی کردار ادا کیا۔

حضور انور نے ایک آرٹیکل کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اسلام کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ مسلمان سائنسدان آغاز میں سائنس کے میدان میں بہت ترقی یافتہ تھے۔ اور کئی ایجادات جو اُس وقت کی گئیں وہ آج بھی مختلف شعبوں میں فائدہ مند ثابت ہو رہی ہیں۔ ابن سینا کے حوالہ سے حضور انور نے فرمایا کہ گزشتہ صدیوں میں طب کے میدان میں ان کی تحقیقات پڑھی جاتی تھیں اور ان کے بتائے ہوئے طریقوں پر عمل بھی کیا جاتا تھا۔

ایک اور آرٹیکل کا حوالہ دیتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عیسائیت اور اسلام اگر سائنس میں آپس میں ہم آہنگی سے کام کریں تو بہت ترقی ہوسکتی ہے۔ اسلام کی ابتدائی تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت سی سائنسی کتب اور صحیفوں کا ترجمہ عربی زبان سے ہوا ہے۔

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا: جب مسلمان خدا تعالیٰ سے دور ہوتے گئے تو اُن کی سوچیں اور علمی صلاحیتیں بھی زوال کا شکار ہوتی گئیں۔ اُن کا انحصار اپنے جدید آلات پر رہ گیا۔ دنیا اب بھی اس اسلام کے اُس دور کی تعریف کرتی ہے کہ سائنس کے میدان میں مسلمان اس وقت بہت آگے تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب مسلمانوں میں علم کی طلب نظر نہیں آتی۔ ایک اور آرٹیکل کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ اس آرٹیکل میں لکھا ہے کہ سولہویں صدی میں مسلمانوں کی سائنسی پراگریس زوال پذیر ہو چکی تھی۔ اسی آرٹیکل میں اس بات کا بھی ذکر ہے کہ مسلمان ملکوں میں صرف دو سائنسدان ایسے ہیں جنہیں نوبیل انعام ملا ہے۔ 1989ء میں امریکہ نے دس ہزار سائنسی پرچے شائع کیے تھے جن میں سے صرف 4 عرب ممالک کے تھے۔ غرض اس آرٹیکل میں تفصیل کے ساتھ مسلمانوں کے سائنسی زوال کا ذکر تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس دور میں یہ احمدی سائنسدانوں کا کام ہے کہ وہ آگے آئیں اور اس چیلنج کو قبول کریں کہ سائنسی میدان میں ترقی کرنی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی مسلمانوں کیلئے یہ ایک بہت بڑا چیلنج ہے کہ ایسے زمانے میں اسلام کی عزت کو دوبارہ بحال کریں اور اس کھوئی ہوئی شان کو دوبارہ حاصل کریں۔

جماعت کی روایت کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر تعلیمی میدان میں اعلیٰ کامیابی حاصل کرنے والوں کو گولڈ میڈل دیا جاتا ہے۔ یہ روایت حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا نوبیل انعام حاصل کرنے کے کچھ عرصہ بعد قائم فرمائی تھی اور اس حوالے سے فرمایا کہ سائنس میں غیر معمولی ترقی کرنے والوں کو یہ انعام دیا جائے۔ ساتھ ہی آپؒ نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ احمدیت کی اگلی صدی میں ایک سو عبدالسلام جماعت کو عطا ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کی دوسری صدی کو بھی تین دہائیاں گزر چکی ہیں مگر اب تک ہم اس معیار کے سائنسدان نہیں پیدا کر سکے۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں نے مختلف سائنسدانوں کو براہ راست یا خدام الاحمدیہ کے ذریعہ ہدایت کی ہے کہ وہ اعلیٰ سائنسی تحقیقات کریں مگر اس حوالے سے زیادہ کام نہیں ہوا۔ امریکہ میں AMRA کی قائم تنظیم نے کچھ حد تک کام کیا ہے مگر وہ بھی اس اعلیٰ معیار تک نہیں پہنچا جہاں تک ہمیں پہنچنا چاہیے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج آپ لوگوں کو یہاں سے جاتے ہوئے مصمم ارادہ کرنا چاہیے کہ ہم نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نقش قدم پر چلنا ہے اور پرانے مسلمانوں کے نام کو روشن کرنا ہے اور سائنس کے میدان میں اعلیٰ کردار ادا کرنا ہے۔ اس کیلئے شوق اور جذبے سے کام کرنا ہوگا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکتے ہوئے اسکی عظمت کو یاد رکھ کے کام کرنا ہوگا۔

آخر پر حضور انور نے دعا کی کہ اللہ کرے کہ ہم وہ دن طلوع ہوتا دیکھیں جس میں احمدی سائنس دان اور محققین سائنس کے میدان میں اعلیٰ کردار ادا کرنے والے ہوں۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 17؍دسمبر 2019)

......☆......☆......☆......

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت خبّاب بن ارت رضی اللہ عنہ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز و دلنشین تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 8/مئی 2020 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خبّاب بن ارتؓ کے کیا کوائف بیان فرمائے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت خبّابؓ کا تعلق قبیلہ بنوسعد بن زید سے تھا۔ ان کے والد کا نام ارت بن جَندَلہ تھا۔ زمانہ جاہلیت میں غلام بنا کر مکہ میں بیچ دیئے گئے۔ اول اسلام لانے والے اصحابؓ میں یہ چھٹے نمبر پر تھے۔ آپ نے اپنا اسلام ظاہر کر کے سخت مصائب برداشت کیے۔ حضرت خبّابؓ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دار ارقم میں تشریف لانے اور اس میں دعوت دینے سے پہلے اسلام لائے تھے۔ حضرت خبّابؓ غزوۂ بدر، احد اور خندق سمیت دیگر تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔

سوال سب سے پہلے کن چھ اشخاص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سب سے پہلے جن لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پر لبیک کہا وہ یہ ہیں: حضرت ابوبکرؓ، حضرت خبّابؓ، حضرت صُہیبؓ، حضرت بلالؓ، حضرت عمّارؓ اور حضرت سُمیّہ والدہ حضرت عمّارؓ۔

سوال اسلام قبول کرنے پر ان لوگوں کو کن مصائب کا نشانہ بنایا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ان لوگوں کو لوہے کی زرہیں پہنائی گئیں اور انہیں سورج کی شدید دھوپ میں جھلسایا گیا اور جس قدر اللہ نے چاہا انہوں نے لوہے اور سورج کی حرارت کو برداشت کیا۔ حضرت خبّابؓ نے بہت صبر کیا اور کفار کے مطالبے یعنی اسلام سے انکار کو منظور نہیں کیا تو ان لوگوں نے ان کی پیٹھ پر گرم گرم پتھر رکھے یہاں تک کہ ان کی پیٹھ سے گوشت جاتا رہا۔

سوال قرآن مجید کی کس آیت نے حضرت عمرؓ کی سوئی ہوئی فطرت کو بیدار کر دیا تھا؟

جواب حضور انور نے حضرت عمرؓ کے ایمان لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ جب آپ قرآن مجید پڑھتے پڑھتے اس آیت پر پہنچے کہ اِنَّنِیۡۤ اَنَا اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّاۤ اَنَا فَاعۡبُدۡنِیۡ ۙ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکۡرِیۡ ○ اِنَّ السَّاعَۃَ اٰتِیَۃٌ اَکَادُ اُخۡفِیۡہَا لِتُجۡزٰی کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا تَسۡعٰی یعنی میں ہی اس دنیا کا واحد خالق و مالک ہوں میرے سوا اور کوئی قابلِ پرستش نہیں۔ پس تمہیں چاہیے کہ صرف میری ہی عبادت کرو اور میری ہی یاد کیلئے اپنی دعاؤں کو وقف کر دو۔ دیکھو! موعود گھڑی جلد آنے والی ہے مگر ہم اس کے وقت کو مخفی رکھے ہوئے ہیں تاکہ ہر شخص اپنے کیے کا سچا سچا بدلہ پا سکے۔ تو گویا ان کی آنکھ کھل گئی اور سوئی ہوئی فطرت چونک کر بیدار ہوگئی۔

سوال ایک مرتبہ جب حضرت خبابؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی تکالیف کا ذکر کر کے خدا سے نصرت طلب کرنے کی درخواست کی تو آپؐ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خبابؓ سے فرمایا تم سے پہلے جو لوگ گزرے ہیں ان میں سے ایک شخص کے لیے زمین میں گڑھا کھودا جاتا پھر اسے اس میں گاڑ دیا جاتا۔ پھر آرے سے اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی اور لوہے کی کنگھیوں سے اس کا گوشت ہڈیوں یا پٹھوں سے نوچ کر الگ کر دیا جاتا اور یہ بات اس کو اس کے دین سے نہ روک سکتی۔ فرمایا اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ اللہ تمہاری راہیں کھولنے والا اور تمہارے کام بنانے والا ہے۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسلام کی ترقی کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! اللہ اس کام کو ضرور پورا کرے گا، یہاں تک کہ ایک سوار صَنعاء سے حضر موت تک سفر کرے گا اور اس کو سوائے خدا کے کسی کا ڈر نہیں ہوگا۔ یہ بھی فرمایا کہ نہ اپنی بکریوں پر بھیڑیے کے حملہ آور ہونے کا ڈر ہو گا۔ مگر تم لوگ جلدی کرتے ہو۔

سوال اللہ تعالیٰ نے حضرت خبابؓ کو ان کی مالکہ کے ظلم سے کس طرح نجات دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خبّابؓ لوہار تھے۔ رسول اللہؐ آپ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ ان کی مالکہ کو اس کی خبر ملی کہ آنحضرتؐ حضرت خبّابؓ کے پاس آتے ہیں تو وہ گرم گرم لوہا حضرت خبّاب کے سر پر رکھنے لگی۔ حضرت خبّاب نے رسول اللہؐ سے اس کی شکایت کی تو آپؐ نے فرمایا: اللہ خبّاب کی مدد کر۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی مالکہ کے سر میں کوئی بیماری پیدا ہوگئی اور وہ کتوں کی طرح آوازیں نکالتی تھی۔ اس سے کہا گیا کہ تُو داغ لگوا لے۔ چنانچہ حضرت خبّابؓ گرم لوہے سے اس کے سر کو داغتے تھے۔

سوال کفار مکہ حضرت خباب رضی اللہ عنہ پر کس طرح مظالم ڈھایا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمر بن خطابؓ نے حضرت خبّابؓ سے ان مصائب کے بارے میں پوچھا جو انہیں مشرکین سے پہنچتے تھے تو انہوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! میری پیٹھ دیکھیں۔ جب حضرت عمرؓ نے پیٹھ دیکھی تو فرمایا میں نے ایسی پیٹھ کسی کی نہیں دیکھی۔ حضرت خبّابؓ نے بتایا کہ آگ جلائی جاتی تھی اور اس پر مجھے گھسیٹا جاتا تھا اور اس آگ کو اور کوئی چیز نہ بجھاتی تھی سوائے میری کمر کی چربی کے۔

سوال اسلام کی ترقی کے زمانے میں حضرت عمرؓ نے حضرت خبابؓ اور دیگر ابتدائی مسلمانوں کا کس طرح احترام کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عمرؓ ایک دفعہ اپنے زمانۂ خلافت میں مکہ تشریف لائے تو شہر کے رؤسا آپ سے ملنے کیلئے آئے اور انہوں نے آپؓ سے باتیں شروع کر دیں۔ ابھی وہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ حضرت بلالؓ آ گئے۔ تھوڑی دیر گزری تو حضرت خبّابؓ آ گئے اور اس طرح یکے بعد دیگرے اول الایمان غلام آتے چلے گئے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ان رؤساء یا ان کے آباء کے غلام رہ چکے تھے۔ حضرت عمرؓ نے ہر غلام کی آمد پر اس کا استقبال کیا اور رؤساء سے کہا کہ آپ ذرا پیچھے ہو جاؤ اور ان کو آگے بیٹھنے دو حتیٰ کہ وہ رؤساء ہٹتے ہٹتے دروازے تک پہنچ گئے تو ان کے دل کو سخت چوٹ لگی۔

سوال اس ذلت و رسوائی پر ان روسا نے حضرت عمر سے کیا پوچھا اور آپ نے انہیں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ان لوگوں نے حضرت عمرؓ سے عرض کیا کہ آج جو کچھ ہمارے ساتھ ہوا ہے اس کو آپ بھی خوب جانتے ہیں اور ہم بھی خوب جانتے ہیں۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ معاف کرنا میں مجبور تھا کیونکہ یہ وہ لوگ تھے جو رسول کریمؐ کی مجلس میں معزز تھے۔ اس لیے میرا بھی فرض تھا کہ میں ان کی عزت کرتا۔ انہوں نے کہا ہم جانتے ہیں یہ ہمارے ہی قصور کا نتیجہ ہے لیکن آیا اس عار کو مٹانے کا بھی کوئی ذریعہ ہے۔ یہ سن کر آپؓ پر رقت طاری ہوگئی۔ آپؓ نے شمال کی طرف انگلی سے اشارہ کیا کہ شام میں بعض اسلامی جنگیں ہو رہی ہیں، اگر تم ان جنگوں میں شامل ہو جاؤ تو ممکن ہے اسکا کفارہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ وہاں سے اٹھے اور جلد ہی ان جنگوں میں شامل ہوگئے اور ان میں سے ایک شخص بھی زندہ واپس نہیں آیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت خبابؓ کی مواخات کس سے کرائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خبّابؓ اور حضرت خراش بن صِمّہ کے آزاد کردہ غلام حضرت تمیمؓ کے درمیان مؤاخات قائم فرمائی۔ ایک دوسرے قول کے مطابق آپؐ نے حضرت خبّابؓ کی مؤاخات حضرت جَبر بن عَتِیکؓ کے ساتھ قائم فرمائی۔

سوال ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لیے کتنی چیزیں مانگیں اور ان میں کتنی آپ کو عطا کی گئیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: عبداللہ بن خبّاب اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں مانگی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے دو عطا کی ہیں اور ایک کو روک کے رکھا ہے۔ میں نے اللہ سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے جو اللہ نے عطا فرما دی۔ میں نے اللہ سے یہ مانگا کہ میری امت پر کوئی دشمن ان کے اغیار میں سے مسلط نہ کیا جائے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرما دی۔ پھر فرمایا اور میں نے اللہ سے مانگا کہ میری امت باہم ایک دوسرے سے نہ لڑے۔ یہ اللہ نے مجھے عطا نہیں کی۔

سوال حضرت خباب رضی اللہ عنہ کی بیماری میں صحابہؓ نے جب ان کی عیادت کی تو ان کے درمیان کیا بات چیت ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہؐ کے اصحاب کی ایک جماعت نے حضرت خبّابؓ کی عیادت کی۔ انہوں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ! خوش ہو جاؤ کہ تم اپنے بھائیوں کے پاس حوضِ کوثر پر جاتے ہو۔ حضرت خبّابؓ نے کہا کہ تم نے میرے سامنے ان بھائیوں کا ذکر کیا ہے جو گزر گئے ہیں اور انہوں نے اپنے اجروں میں سے کچھ نہ پایا اور ہم ان کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ ہمیں دنیا سے وہ کچھ حاصل ہو گیا جس کے متعلق ہم ڈرتے ہیں کہ شاید یہ ہمارے گزشتہ کیے گئے اعمال کا ثواب ہے۔

سوال حضرت خبابؓ نے حضرت حمزہؓ اور حضرت مصعب بن عمیرؓ کی تدفین کے وقت کا کن الفاظ میں تذکرہ کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت خبابؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کو ایک چادر کا کفن دیا گیا جو ان کے پاؤں پر کھینچی جاتی تو سر کی جانب سے سکڑ جاتی اور جب سر کی طرف کھینچی جاتی تو پاؤں کی طرف سے سکڑ جاتی یہاں تک کہ ان پر اذخر گھاس ڈالی گئی۔ حضرت مصعبؓ احد کے دن شہید ہوئے اور ہمیں صرف ایک ہی چادر ملی تھی جس سے ہم ان کو کفناتے۔ جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں نکل جاتے اور اگر ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر نکل جاتا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم ان کا سر ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اِذخَر گھاس ڈال دیں۔

سوال ایک مرتبہ جب حضرت علی حضرت خبابؓ کی قبر کے پاس سے گزرے تو آپ نے ان کے لیے کیا دعا کی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت علیؓ نے کہا اللہ خبّاب پر رحم کرے! وہ اپنی خوشی سے اسلام لائے۔ اور انہوں نے اطاعت کرتے ہوئے ہجرت کی۔ اور ایک مجاہد کے طور پر زندگی گزاری۔ اور جسمانی طور پر وہ آزمائے گئے۔ اور جو شخص نیک کام کرے اللہ اس کا اجر ضائع نہیں کرتا۔ اے اللہ! ہمیں اور انہیں بخش دے اور اپنے عفو کے ذریعہ ہم سے اور ان سے درگزر کر۔

......☆......☆......☆......

اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا، خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعودؑ سے وعدے فرمائے ہیں، کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 25/اپریل 2003 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال خطبہ جمعہ کے آغاز میں سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کون سی آیت کریمہ تلاوت فرمائی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرہ کی آیت وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ۔ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ (البقرۃ:187) تلاوت فرمائی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت کریمہ کا کیا ترجمہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ وہ ہدایت پائیں۔

سوال اس آیت کریمہ کا تعلق اللہ تعالیٰ کی کس صفت سے ہے اور اس میں کس بات کا ذکر کیا گیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ آیتِ کریمہ جس کی ابھی تلاوت کی گئی ہے، اللہ تعالیٰ کی صفت مجیب سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں دعاؤں کی قبولیت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبولیت دعا کے متعلق کون سی حدیث پیش فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سلمان فارسیؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا، بڑا کریم اور سخی ہے۔ جب بندہ اس کے حضور اپنے دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔ (ترمذی)

سوال اللہ تعالیٰ کس طرح اپنے بندوں کو اپنا قرب عطا فرماتا ہے؟

جواب حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَیں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے، میں اسکے ساتھ ہوتا ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اور اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر میری طرف وہ ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔ (ترمذی)

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنے صحابہ کے لیے کیا دعا کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آپ یہ دعا کرتے کہ اے میرے اللہ! تُو ہمیں اپنا ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تُو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تُو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اُس سے تُو ہمارا انتقام لے۔ جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اُس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور ہمارے دین کے بارہ میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال۔ اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ بنا اور دنیا ہی ہمارا مبلغ علم نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلّط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔ (ترمذی)

سوال قرآن شریف نے دعا کے کتنے پہلو بیان کیے ہیں؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: قرآن شریف نے دعا کے دو پہلو بیان کئے ہیں۔ ایک پہلو میں اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور دوسرے پہلو میں بندے کی مان لیتا ہے وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ میں تو اپنا حق رکھ کر منوانا چاہتا ہے۔ اور دوسرا وقت خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کی امواج کے جوش کا ہے، وہ اُدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ میں ظاہر کیا ہے۔ الغرض کبھی اللہ تعالیٰ اپنی منوانا چاہتا ہے اور کبھی وہ مان لیتا ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خیریت اور امن سے رہنے کا کیا نسخہ بیان فرمایا ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اگر تم لوگ چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سب سے عمدہ دعا کون سی بیان کی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: سب سے عمدہ دعا یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی رضا مندی اور گناہوں سے نجات حاصل ہو کیونکہ گناہوں ہی سے دل سخت ہو جاتا اور انسان دنیا کا کیڑا بن جاتا ہے۔ ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ خدا تعالیٰ ہم سے گناہوں کو جو دل کو سخت کر دیتے ہیں دور کر دے اور اپنی رضا مندی کی راہ دکھلائے۔

سوال حضور انور نے آیت استخلاف سے حوالے سے اللہ تعالیٰ کے کس فضل و احسان کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا یہ فضل اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے پیاروں کی دعاؤں کا وارث بنایا ہے جس کے نظارے ہم روز کرتے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی وفات نے ہماری کمریں توڑ کر رکھ دیں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کے طفیل ہی اپنے وعدہ کو پورا فرمایا۔

سوال آیت استخلاف میں اللہ تعالیٰ نے کیا وعدہ فرمایا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تم میں سے جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال بجا لائے اُن سے اللہ نے پختہ وعدہ کیا ہے کہ انہیں ضرور زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اُس نے اُن سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا اور اُن کیلئے اُن کے دین کو، جو اُس نے اُن کیلئے پسند کیا، ضرور تمکنت عطا کرے گا اور اُنکی خوف کی حالت کے بعد ضرور اُنہیں امن کی حالت میں بدل دے گا۔ وہ میری عبادت کریں گے۔ میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے اور جو اسکے بعد بھی ناشکری کرے تو یہی وہ لوگ ہیں جو نافرمان ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک حدیث ہے۔ حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم میں نبوت قائم رہے گی جب تک اللہ چاہے گا پھر وہ اس کو اٹھا لے گا اور خلافت علی منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ جب چاہے گا اس نعمت کو بھی اٹھا لے گا۔ پھر اسکی تقدیر کے مطابق ایذا رساں بادشاہت قائم ہوگی۔ جب یہ دَور ختم ہوگا تو اس کی دوسری تقدیر کے مطابق اس سے بھی بڑھ کر جابر بادشاہت قائم ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا رحم جوش میں آئے گا اور اس ظلم و ستم کے دَور کو ختم کر دے گا۔ اس کے بعد پھر خلافت علیٰ منہاج النبوۃ قائم ہوگی۔ یہ فرما کر آپؐ خاموش ہو گئے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خلافت کے قیام کے متعلق کیا پیشگوئی فرمائی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے افراد جماعت کو خلافت کے متعلق کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ فرماتے ہیں: یہی تمہارے لئے بابرکت راہ ہے تم اس حبل اللہ کو اب مضبوط پکڑ لو۔ یہ محض خدا ہی کی رسّی ہے جس نے تمہارے متفرق افراد کو اکٹھا کر دیا ہے۔ پس اسے مضبوط پکڑے رکھو۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے خلافت کے قیام کا کیا مدعا بیان فرمایا ہے؟

جواب حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ خلافت کے قیام کا مدعا توحید کا قیام ہے اور اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ کبھی ٹل نہیں سکتا۔ خلافت کا انعام یعنی آخری پھل تمہیں یہ عطا کیا جائے گا کہ میری عبادت کرو گے، میرا کوئی شریک نہیں ٹھہراؤ گے، کامل توحید کے ساتھ تم میری عبادت کرتے چلے جاؤ گے۔

سوال حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے خلافت کے متعلق کیا خوشخبری جماعت کو عطا فرمائی تھی؟

جواب حضورؒ نے فرمایا کہ اب انشاء اللہ خلافت احمدیہ کو کبھی کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوگا۔ جماعت بلوغت کے مقام کو پہنچ چکی ہے خدا کی نظر میں۔ کوئی دشمن آنکھ، کوئی دشمن دل، کوئی دشمن کوشش اس جماعت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکے گی اور خلافت احمدیہ انشاء اللہ تعالیٰ اسی شان کے ساتھ نشوونما پاتی رہے گی جس شان کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدے فرمائے ہیں۔ کم از کم ایک ہزار سال تک یہ جماعت زندہ رہے گی۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے افراد جماعت سے دعا کی کیا تحریک فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا آخر میں میں دعا کی تحریک کرتا ہوں۔ میرے لئے بھی بہت دعا کریں، بہت دعا کریں، بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ مجھ میں وہ صلاحیتیں اور استعدادیں پیدا فرمائے جن سے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیاری جماعت کی خدمت کر سکوں اور ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں۔

سوال خطبہ کے آخر میں حضور انور نے نظام جماعت اور خلافت کے تقدس کے متعلق کیا تنبیہ فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا نظام جماعت اور خلافت کا ایک تقدّس ہے جو کبھی آپ کو اس بات کی اجازت نہیں دے گا کہ لوگوں میں بیٹھ کر یہ باتیں کی جائیں کہ اس خلیفہ میں فلاں کمی ہے یا فلاں کمزوری ہے۔ آپ مجھے میری کمزوریوں کی نشاندہی کریں، حتّی الوسع کوشش کروں گا کہ ان کو دُور کروں لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر باتیں کرنے والے کے خلاف نظام جماعت حرکت میں آئے گا اور اس کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اس لئے میری یہی درخواست ہے کہ دعائیں کریں اور دعاؤں سے میری مدد کریں اور پھر ہم سب مل کر اسلام کے غلبہ کے دن دیکھیں۔ انشاء اللہ۔

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح

فرمودہ سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2/جون 2018ء بروز ہفتہ مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت دو نکاحوں کے اعلان کروں گا۔ پہلا نکاح عزیزہ خالدہ احمد بنت Mr. Eugeniusz Grzelak کا ہے۔

اس موقعہ پر حضور انور نے لڑکی کے وکیل سے دریافت فرمایا:

Jonathan! How should I pronounce the name of father of the girl.

Jonathan صاحب کے عرض کرنے پر حضور انور نے دلہن کے والد کا نام بیان کرنے کے بعد فرمایا: یہ نکاح عزیزم عطاء النصیر (مربی سلسلہ یونان) کے ساتھ پانچ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے جو عبداللطیف صاحب کے بیٹے ہیں۔ لڑکی کی طرف سے ان کے وکیل Jonathan Butterworth صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کرواتے ہوئے لڑکی کے وکیل سے انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

اگلا نکاح عزیزہ ماریہ ربانی بنت ملک عابد ربانی صاحب کا ہے۔ یہ نکاح عزیزم مصور احمد ابن مظفر احمد صاحب (ڈربی) کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب و قبول کروانے کے بعد فرمایا: دونوں رشتوں کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کرلیں۔

اسکے بعد حضور انور نے ان رشتوں کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور دعا کے بعد دونوں نکاحوں کے فریقین نے حضور انور سے مبارک باد لیتے ہوئے حضور انور سے مصافحہ کی سعادت بھی پائی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی۔ایس لندن
(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 24/اپریل 2020)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہ یاد رکھو کہ معصیت اور فسق کو نہ واعظ دُور کر سکتے ہیں
اور نہ کوئی اَور حیلہ، اس کیلئے ایک ہی راہ ہے اور وہ دُعا ہے
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 132)

طالب دُعا: الہ دین فیملیز اور بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اسلام نے بڑے بڑے مصائب کے دن گزارے ہیں
اب اس کا خزاں گذر چکا ہے اور اب اس کے واسطے موسم بہار ہے
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 165)

طالب دُعا: افراد خاندان محترم ڈاکٹر خورشید احمد صاحب مرحوم جماعت احمدیہ ارول (بہار)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جن باتوں کا ہم سے
عہد لیا ہے ان کے مطابق اپنی زندگی گزارنے کی سعی کریں
(پیغام برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: اے۔شمس العالم ولد مکرم ابوبکر صاحب اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ میلا پالم (تامل ناڈو)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ہر قسم کی نفسانی غرضوں کو ایک واقفِ زندگی کو
اپنے دل سے نکالنے کی کوشش کرنی ہوگی اور یہی وقف کی حقیقت ہے
(خطاب برموقع تقریب تقسیم اسناد جامعہ احمدیہ برطانیہ، کینیڈا، جرمنی 2019)

طالب دعا: شیخ اختر علی، والدہ اور بہن مرحومین، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18/جنوری 2020ء بروز ہفتہ نماز ظہر سے قبل مسجد مبارک (اسلام آباد، ٹلفورڈ، یو۔کے) کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆**مکرمہ امۃ اللطیف نازیہ صاحبہ اہلیہ مکرم ظریف احمد قمر صاحب (مورڈن، یو۔کے)**

15/جنوری 2020ء کو 52 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ حضرت میاں نور محمد صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی، محترم بابو لطیف صاحب (سابق اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کی بیٹی اور مکرم محمد شریف صاحب (سابق کارکن نظارت امور عامہ ربوہ، حال جرمنی) کی بہو تھیں۔ ایک نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ خلافت سے والہانہ گہرا تعلق تھا۔ بچوں کی پرورش بہت اچھے طریقے سے کی۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہیں۔ آپ مکرم نفیس احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کی والدہ اور مکرم صباح الظفر صاحب (مربی سلسلہ نیوزی لینڈ) کی ساس تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ اقبال بانو صاحبہ اہلیہ مکرم محمد زکریا صاحب (احمد پور سیال ضلع جھنگ)

28/دسمبر 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور دو بیٹے شامل ہیں۔ دونوں بیٹے واقفین زندگی ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم وسیم احمد زکریا صاحب مربی سلسلہ سوانح مصلح موعودؓ پراجیکٹ میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں اور چھوٹے بیٹے مکرم محمد طلحہ صاحب جامعہ احمدیہ ربوہ میں زیر تعلیم ہیں۔

(2) مکرم چوہدری محمد ارشد ساہی صاحب (کوبلنز، جرمنی)

یکم اگست 2019ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کوبلنز جماعت کے ابتدائی ممبران میں سے تھے۔ آپ نے مقامی جماعت میں صدر جماعت اور زعیم انصار اللہ کے علاوہ متعدد عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ اہلیہ کی بطور ریجنل صدر لجنہ ذمہ داریوں کے دوران ان کے دورہ جات میں بھرپور معاونت کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے پابند، نرم مزاج، باوفا، مخلص اور ہمدرد انسان تھے۔ چندوں کی ادائیگی اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم بشارت احمد صاحب (ساہیوال)

(4) مکرم مبارک احمد صاحب (ساہیوال)

دونوں بھائیوں کو 8/دسمبر 2019ء کو ان کے ڈیرہ واقع چک R-99/6 ضلع ساہیوال پر فائرنگ کرکے نامعلوم افراد نے بے دردی سے قتل کر دیا تھا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومین کے پسماندگان میں والدین اور دو ہمشیرگان کے علاوہ دونوں بھائیوں کی بیویاں اور ان کا ایک ایک بیٹا اور بیٹی شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

کلامُ الامام

تمہارے لئے اُسوہ حسنہ صحابہ رضی اللہ عنہم کا ہے
دیکھو وہ کیسے دُنیا سے باہر ہو گئے تھے
(ملفوظات، جلد5، صفحہ 131)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

بیعت وہی ہے جس میں کامل اطاعت ہو اور
خلیفہ کے کسی ایک حکم سے بھی انحراف نہ کیا جائے
(پیغام برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

یاد رکھیں کہ خلافت کی اطاعت میں
نظامِ جماعت کی اطاعت بھی اہم بات ہے
(پیغام برموقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: محمد گلزار اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ سورو (اڈیشہ)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرۃ:202)

ترجمہ: اَے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی کامیابی عطا کر اور
آخرت میں بھی کامیابی دے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Khawaja Masood Ahmad Dar Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (آل عمران:9)

ترجمہ: اَے ہمارے رب! ہمارے دل ٹیڑھے نہ کر دینا بعد اس کے
جو تُو نے ہمیں ہدایت دی اور ہمیں اپنے حضور سے رحمت عطا کرنا۔ یقیناً تُو بہت عطا کرنے والا ہے۔

Prop. AFZAL SYED
Cell: +91-7207059581
+91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی ﷺ

فرض امور کی ادائیگی کے بعد سب سے بڑا فرض رزق حلال کا حاصل کرنا ہے

(شعب الایمان بیہقی، جلد 6، صفحہ 420، حدیث 8741)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم آفتاب احمد صاحب ایڈووکیٹ تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

حدیث نبوی ﷺ

اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے
یعنی انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر بننے کی صلاحیت رکھتا ہے

(مسند احمد، جلد دوم، صفحہ 323)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

کلامُ الامام

جو شخص ہمارے سلسلہ کو آہستگی اور ٹھنڈے دل سے دیکھے گا
مَیں خیال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں حق پر پائے گا

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 166)

طالب دعا: مصدق احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

کلامُ الامام

سچ میں ایک کشش ہے وہ خود بخود دلوں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 166)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔ بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

جب تک لوگوں کے دل سیدھے نہ ہو جاویں خدا تعالیٰ کے عذاب پیچھا نہ چھوڑیں گے

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 167)

طالب دُعا: مجلس انصار اللہ کلکتہ (صوبہ بنگال)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

اپنی اصلاح کریں اور خدا تعالیٰ سے ڈریں

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 167)

طالب دُعا: قریشی مظفر احمد، جماعت احمدیہ خانپورہ (چیک) جموں کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

اپنی اولاد در اولاد کو ہمیشہ
خلافت سے وابستہ رہنے اور اسکی اطاعت کی تلقین کرتے رہیں

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: شیخ صادق علی اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ تالبرکوٹ (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیمات پر عمل پیرا ہوں
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلنے کی کوشش کریں

(پیغام بر موقع جلسہ سالانہ ڈنمارک 2019)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین ہنگل باغبانہ، قادیان

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas
is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
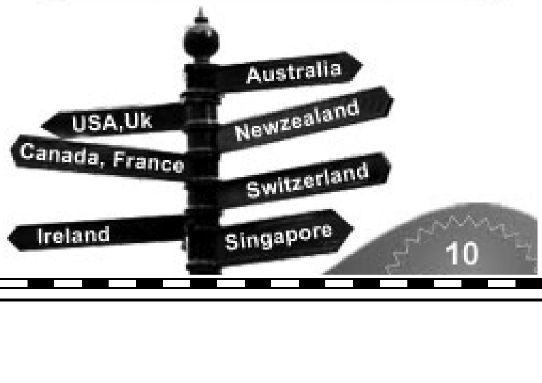

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

کام جو کرتے ہیں تری رہ میں پاتے ہیں جزا ☆ مجھ سے کیا دیکھا کہ یہ لطف و کرم ہے بار بار (المسیح الموعود)

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE

WATCH SALES & SERVICE
LCD LED SMART TV
VCD & CD PLAYER
EXPORT AND IMPORT GOODS
AND ALL KIND OF
ELECTRONICS
AVAILABLE HERE

Prop. NASIR SHAH Contact.03592-226107,281920, +91-7908149128
NEAR LAAL BAZAR, AHMADIYYA MUSLIM MISSION GANGTOK SIKKIM

R. Subbarao
MARKETING HEAD

GENESIS AQUA NATURELS

89855 87875, 99494 12352
genesisaquanaturels@gmail.com
#C Block, Flat No. 414,
Madhinagauda,
Hyderabad,
Telangana - 500 050.

طالب دعا : رضوان سلیم، ضلع ویسٹ گوداوری (صوبہ آندھرا پردیس)

Love for All Hatred for None

99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem

MASROOR HOTEL

TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE

Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، تلنگانہ)

NISHA LEATHER

Specialist in :
Leather Belts, Ladies & Gents Bag
Jackets, Wallets, etc
WHOLE SALE & RETAILER
19-A, Jawaharlal Nehru Road, Kolkatta - 700087
(Beside Austin Car Showroom)
Contact No : 2249-7133

طالب دعا: افراد خاندان مکرم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم، جماعت احمدیہ کلکتہ (بنگال)

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS

Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143

JMB

:+91 9505305382
9100329673
TECHNO VISION
CCTV SOLUTIONS
H.No. 18-2-888/10/173, GM Chowni,
Falaknuma, Chandrayangutta, Hyderabad - 500 053.
E-mail: mariyam.enterprise.cctv@gmail.com

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(آندھرا پردیس)

99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

+91 9032667993
alamassociates18@gmail.com
Alam Associates
Architect & Engineers
22-7-269/1/2/B, Dewan Devdi, Hyderabad - 500002. (T.S.)

Mobile : 8978952048
lordsshoe.co@gmail.com
NEW Lords SHOE CO.
(WHOLESALE & RETAIL)
DEALERS IN : CHINA, DELHI & JALANDHAR LADIES AND GENTS SLIPPERS
16-10-27/105/B2, Malakpet, Hyderabad - 500 036. Telangana.

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(تلنگانہ)

KONARK Nursery Hyderabad

MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

ارشادِ نبوی ﷺ

خَیۡرُ الزَّادِ التَّقۡوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

GSTIN : 07AFDPN2021G1ZY
Proprietor : Asif Nadeem
Mob: +919650911805
+919821115805
Email: info@easysteps.co.in

Easy Steps Walk with Style !

Manufucturer & Supplier of All Type of Women's and Kid's Footwear

مستورات اور بچوں کے ہر قسم کے فٹ ویر کیلئے رابطہ کریں

Address:
☆ Dugal Colony, Khanpur, New Delhi - 62
☆Danish Manzil, Near Gurdwara, Qadian, Punjab

برانچ
دانش منزل (قادیان)
دُگل کالونی (خانپور، دہلی)

طالب دعا
آصف ندیم
جماعت احمدیہ دہلی

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

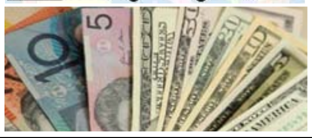

Zaid Auto Repair

زید آٹو رِپیئر

Mob. 9041492415 - 9779993615

Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Ayenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

طالب دعا:
شیخ حاتم علی
گاؤں اُتر حاجیپور، ڈائمنڈ ہاربر
ضلع ساؤتھ 24 پرگنہ
(مغربی بنگال)

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL

a desired destination for royal weddings & celebrations.

 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

Prop. Mir Ahmed Ashfaq | Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE

NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

BOSCH
Invented for life

0% FINANCE
without intrest EMI

MICROWAVE☆ TUMBEL DRYER ☆ WASHER DRYER ☆ REFRIGERATOR ☆ WASHING MACHINE ☆DISHWASHER

PARAS TV CENTRE
Near Parbhakar Chowk Qadian
(Mob. 98553-41434, 70870-72424, 87290-02424)

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان

Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں

098141-63952

نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH

Why MBBS in Bangladesh?

• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES

The Admissions avaliable in following Medical Colleges

• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are

• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT

طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2019-20 Vol. 69 Thursday 25 - June - 2020 Issue. 26

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابی حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے اوصاف حمیدہ کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 19 / جون 2020ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پچھلے خطبہ میں حضرت عبدالرحمن بن عوف کا ذکر ہو رہا تھا اور اس کا کچھ حصہ رہ گیا تھا جو آج بھی میں بیان کروں گا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے امیہ بن خلف کے ساتھ پرانے دوستانہ تعلقات تھے۔ اس کی بابت ایک تفصیلی واقعہ صحیح بخاری میں بیان ہوا ہے جس میں حضرت عبدالرحمن بن عوف بیان کرتے ہیں کہ میں نے امیہ بن خلف کو خط لکھا کہ وہ مکہ میں میرے مال اور جائیداد کی حفاظت کرے اور میں اس کے مال و اسباب کی مدینہ میں حفاظت کروں گا۔ جب میں نے اپنا نام عبدالرحمن لکھا تو امیہ نے کہا کہ میں عبدالرحمن کو نہیں جانتا تم مجھے اپنا وہ نام لکھو جو جاہلیت میں تھا۔ کہتے ہیں کہ اس پر میں نے اپنا نام عبدعمرو لکھا۔ جب وہ بدر کی جنگ میں تھا تو میں ایک پہاڑی کی طرف جب لوگ سو چکے تھے نکل گیا تا میں اس کی حفاظت کروں تو بلال نے اسے کہیں دیکھ لیا چنانچہ بلال گئے اور انصار کی ایک مجلس میں کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ امیہ بن خلف ہے اگر یہ بچ نکلا تو میری خیر نہیں۔ اس پر حضرت بلال کے کچھ لوگ ہمارے تعاقب میں نکلے یعنی حضرت عبدالرحمن بن عوف اور امیہ بن خلف کے۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ میں ڈرا کہ وہ ہمیں پا لیں گے اس لئے میں نے اس کے بیٹے کو اس کی خاطر پیچھے چھوڑ دیا کہ وہ اس کے ساتھ لڑائی میں مشغول ہو جائیں اور ہم ذرا آگے نکل جائیں محفوظ جگہ پر۔ انہوں نے امیّہ کے بیٹے کو مار ڈالا پھر انہوں نے ہمارا پیچھا کیا۔ امیہ چونکہ بھاری بھرکم آدمی تھا اس لئے جلدی ادھر ادھر نہ ہو سکا آخر جب انہوں نے ہمیں پا لیا تو میں نے اسے کہا بیٹھ جاؤ تو وہ بیٹھ گیا۔ میں نے اپنے آپ کو اس پر ڈال دیا کہ اس کو بچاؤں تو انہوں نے میرے نیچے سے اس کے بدن میں تلواریں گھونپیں یہاں تک کہ اسے مار ڈالا۔ ان میں سے ایک کی تلوار سے میرے پاؤں پر بھی زخم آ گیا۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف جنگ احد میں بھی شامل ہوئے۔ غزوہ احد کے دن جب لوگوں کے پاؤں اکھڑ گئے تو حضرت عبدالرحمن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ثابت قدم رہے۔ غزوہ احد کے دن حضرت عبدالرحمن بن عوف کو اکیس زخم آئے اور پاؤں میں ایسا زخم آیا کہ آپ لنگڑا کر چلتے تھے اور سامنے کے دو دانت بھی شہید ہوئے۔

حضرت ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ شعبان چھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کی قیادت میں سات سو آدمیوں کو دومۃ الجندل کی طرف بھیجا۔ اپنے دست مبارک سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سیاہ رنگ کا عمامہ ان کے سر پر باندھا جس کا شملہ ان کے کندھوں کے درمیان رکھا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ ابومحمد مجھے دومۃ الجندل کی طرف سے تشویش ناک خبریں آ رہی ہیں وہاں مدینہ پر حملہ کرنے کے لئے لشکر جمع ہو رہا ہے۔ تم اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے ادھر روانہ ہو جاؤ۔ چنانچہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے دومۃ پہنچ کر ان کو تین دن تک اسلام کی دعوت دی وہ تین دن تک انکار کرتے رہے پھر اسبغ بن عمرو کلبی جو عیسائی تھا اور ان کا سردار تھا اس نے اسلام قبول کیا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارا حال لکھا۔ آپ نے فرمایا کہ اس سردار کی بیٹی تماضر سے شادی کر لو۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس سے شادی کی اور اس کے ہمراہ مدینہ واپس آئے۔ تماضر بعد میں ام ابوسلمٰی کہلائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں مختلف قبیلوں اور صحابہ کو رہائش کے لئے جگہ عطا کی۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے قبیلے کو مسجد نبوی کے عقب میں کھجوروں کے ایک جھنڈ میں رہائش کے لئے زمین عطا کی۔ پھر حضرت عبدالرحمن بن عوف اور حضرت عمر کو بطور جاگیر بھی زمین عطا فرمائی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف سے وعدہ بھی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جب مسلمانوں کے ہاتھ پر شام فتح کرے گا تو تمہارے لئے فلاں حصہ زمین ہو گا۔ چنانچہ حضرت عمر کے دورِ خلافت میں جب ملک شام میں اسلام کو فتوحات ملیں تو حضرت عبدالرحمن بن عوف کو ان کی زمین دی گئی اس علاقے کا نام سلیل تھا جہاں انہیں زمین دینے کا وعدہ دیا گیا تھا۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف کو یہ سعادت بھی ملی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے پیچھے نماز پڑھی۔ نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی اپنی زندگی میں امت کے کسی نیک آدمی کے پیچھے نماز ضرور پڑھتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: یہ ایک اور بڑا اعزاز تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن کو بخشا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ظہر سے پہلے لمبی نماز پڑھا کرتے تھے یعنی نفل پڑھا کرتے تھے۔ جب اذان سنتے تو فوراً نماز کے لئے تشریف لے آتے۔ ایک راوی بیان کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا عبدالرحمن خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور یہ دعا کر رہے ہیں کہ اللہ مجھے نفس کے بخل سے بچائیو۔

حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے کہ جس سال حضرت عمر خلیفہ منتخب ہوئے اس سال آپ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کو امیر حج مقرر کیا تھا۔ ایک دفعہ حضرت عبدالرحمن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جوؤں کی کثرت کی شکایت لے کر حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؓ کو ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

سعد بن ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف ایک چادر پہنا کرتے تھے جس کی قیمت چار یا پانچ سو درہم تھی۔ حضور انور نے فرمایا: جب انہوں نے ہجرت کی تو ان کے پاس کچھ بھی نہیں تھا لیکن اس کے بعد قیمتی ترین لباس بھی پہنا اور بیشمار جائیداد بھی اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے پیدا کر دی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمن بن عوف کے متعلق فرمایا کہ وہ مسلمانوں کے سرداروں کے سردار ہیں اور یہ بھی فرمایا کہ عبدالرحمن آسمان میں بھی امین ہے اور زمین میں بھی امین ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف ایک دفعہ اتنے سخت بیمار ہوئے کہ غشی طاری ہو گئی۔ جب ان کو افاقہ ہوا تو کہنے لگے کہ مجھے جب غشی طاری ہوئی تھی تو میرے پاس دو شخص آئے اور انہوں نے کہا چلو غالب امین ذات کے سامنے تمہارا فیصلہ کراتے ہیں۔ تو ان دونوں کو ایک اَور شخص ملا اور کہنے لگا اسے مت لے جاؤ کیونکہ یہ ماں کے پیٹ سے ہی سعادت مند ہے۔

حضرت عبدالرحمن بن عوف ان لوگوں میں سے ہیں جو عشرہ مبشرہ میں سے تھے جن کو جنت کی بشارت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی لیکن پھر بھی ان لوگوں میں خدا تعالیٰ کا خوف اور خشیت اتنی تھی کہ ہر وقت فکر میں رہتے تھے اور صدقہ وخیرات بڑی کثرت سے کیا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر شام کی طرف نکلے یہاں تک کہ سرغ مقام پر پہنچے۔ آپ کی ملاقات فوجوں کے کمانڈر حضرت ابوعبیدہ بن الجراح اور ان کے ساتھیوں سے ہوئی۔ لوگوں نے حضرت عمر کو بتایا کہ شام کے ملک میں طاعون کی وبا پھوٹ پڑی ہے۔ حضرت عمر نے قریش کے بوڑھے لوگوں سے مشورہ کے بعد لوگوں میں واپسی کا اعلان کر دیا۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراح نے اس موقع پر سوال کیا کیا اللہ کی تقدیر سے فرار ممکن ہے؟ حضرت عمر نے حضرت ابوعبیدہ سے فرمایا کہ اے ابوعبیدہ کاش تمہارے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی۔ ہاں ہم اللہ کی ایک تقدیر سے فرار ہوتے ہوئے اللہ ہی کی ایک دوسری تقدیر کی طرف جاتے ہیں۔ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ان کو لے کر ایسی وادی میں اترو جس کے دو کنارے ہوں ایک سرسبز ہو اور دوسرا خشک تو کیا ایسا نہیں کہ اگر تم اپنے اونٹوں کو سرسبز جگہ پر چراؤ تو وہ اللہ کی تقدیر سے ہے اور اگر تم ان کو خشک جگہ پر چراؤ تو وہ بھی اللہ کی تقدیر سے ہی ہے۔ راوی کہتے ہیں کہ اتنے میں حضرت عبدالرحمن بن عوف بھی آ گئے جو پہلے اپنی کسی مصروفیت کی وجہ سے حاضر نہیں ہو سکے تھے۔ انہوں نے عرض کی کہ میرے پاس اس مسئلے کا علم ہے۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں کوئی وباء پھوٹ پڑی ہے تو وہاں مت جاؤ اور اگر کوئی مرض کسی ایسی جگہ پر پھوٹ پڑے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے فرار ہوتے ہوئے باہر مت نکلو۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل دنیا اس پر جو عمل کر رہی ہے لاک ڈاؤن میں، جنہوں نے وقت پہ کیا وہاں کافی حد تک اس کو محدود کر لیا جہاں نہیں کر سکے اور لاپرواہی کی وہاں یہ پھیلتی چلی جا رہی ہے بہرحال یہ بنیادی نکتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شروع میں اپنے صحابہ کو بتا دیا۔ اس پر حضرت عمر نے اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور واپس لوٹ گئے۔

حضرت مسور بن مخرمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت عمرؓ منبر پر تشریف لائے اور چند باتیں کہیں اور فرمایا اگر میں مر جاؤں تو تمہارا معاملہ ان چھ افراد کے ذمہ ہو گا جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس حالت میں چھوڑا ہے جبکہ آپؐ ان سب سے راضی تھے۔ حضرت علی بن ابوطالب اور آپ کے نظیر حضرت زبیر بن عوام، حضرت عبدالرحمن بن عوف اور آپ کے نظیر حضرت عثمان بن عفان اور حضرت طلحہ بن عبیداللہ اور آپ کے نظیر حضرت سعد بن مالک۔ فرمایا خبردار میں تم سب کو فیصلہ کرنے میں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے اور تقسیم میں انصاف اختیار کرنے کا حکم دیتا ہوں۔ ابوجعفر بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے شوریٰ کے اراکین سے کہا کہ اپنے معاملے میں آپس میں مشورہ کرو پھر اگر دو دو ہوں تو پھر دوبارہ مشورہ کرو اور اگر چار اور دو ہوں تو اکثریت کی تعداد کو اختیار کرو۔ زید بن اسلم اپنے والد سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے فرمایا کہ اگر تین اور تین کی رائے متفق ہو جائے تو جس طرف حضرت عبدالرحمن بن عوف ہوں گے اس طرف کے لوگوں کی سنو اور اطاعت کرو۔

حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر نے اپنی وفات سے کچھ گھڑی قبل حضرت ابوطلحہ کی طرف پیغام بھیجا اور فرمایا اے ابوطلحہ تو اپنی قوم انصار میں سے پچاس افراد کو لے کر ان اصحاب شوریٰ کے پاس چلے جاؤ اور انہیں تین دن تک نہ چھوڑنا یہاں تک کہ وہ اپنے میں سے کسی کو امیر منتخب کر لیں۔ اے اللہ تو ان پر میرا خلیفہ ہے۔

اسحاق بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ کچھ دیر حضرت عمر کی قبر پر رکے پھر اس کے بعد اصحاب شوریٰ کے ساتھ رہے۔ پھر جب ان اصحاب شوریٰ نے اپنا معاملہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے سپرد کر دیا کہ وہ اختیار رکھتے ہیں کہ جس کو بھی امیر مقرر کر دیں۔ حضرت ابوطلحہ اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت تک حضرت عبدالرحمن بن عوف کے گھر کے دروازے پر رہے جب تک کہ حضرت عثمان کی بیعت نہ کی گئی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ کے کچھ اور واقعات بھی ہیں جو انشاء اللہ آئندہ بیان ہوں گے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad